جلد ۹ || ۹ احسان ۱۳۳۹ھش ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ ۹ جون ۱۹۶۰ء || نمبر ۲۳

اخبار احمدیہ

قادیان ۷ جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ اخبار الفضل میں شائع شدہ ۴ جون کو تسلیم و بجے صبح کی اطلاع منظر ہے کہ کل بعد دوپہر حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی رات نیند آگئی اس وقت طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت درود الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور صحت والی اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال جنوبی ہند کے سفر پر ہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کے ساتھ ہو اور بسلامت دار الامان واپس لائے۔ آمین

قادیان ۷ جون مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس علاقہ پنجاب کا تبلیغی و تربیتی دورہ کرنے کیلئے مورخہ ۵ جون کو ۱۱ بجے کی گاڑی یہاں پہنچے اور آج صبح آٹھ بجے کی گاڑی سے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس دورہ کو اسلام اور احمدیت کیلئے ہر طرح سے بابرکت بنائے اور سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

تین احمدی بزرگوں کا سفرِ حج

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن۔ بمبئی

جس وقت میں بمبئی کے ہوائی اڈے پر سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کو سفر حج کی مبارکباد دے رہا تھا۔ اس وقت میرے دل کی کیا کیفیت تھی؟ دل آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز تھا۔ اور طبیعت سوز و گداز کی کیفیت سے لبریز تھی۔ جب کسٹم والوں نے آپ کو ہم لوگوں سے جدا کر دیا۔ اور پھر کچھ دیر بعد آپ ہوائی اڈے کے میدان میں نظر آئے تو کیا کہوں کہ آپ کی بزرگانہ چال اور باوقار رفتار نے مجھے کیا کیا باتیں یاد دلا دیں۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ایک ممبر کا
— عزم بیت اللہ"
جماعت احمدیہ رانچی کے صدر محترم کا
— "شوقِ حج بیت الحرام"
ایک معمر اور نادوقات ایڈووکیٹ صحافی کا
— "جذبۂ زیارتِ مدینہ"
ایک بوڑھے اور مریض احمدی کا
— "ولولۂ دیدارِ گنبدِ خضرا"
ایک ایسا انسان جو اندرونِ ملک بھی تنہا سفر کرنے کا عادی نہیں۔ اس کا تنہا
— "سفرِ حج"
ایک ایسا انسان جو عائلی زندگی کا خوگر ہے اس کا یہ — "ذوقِ دیدارِ آثارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم"
ہم لوگوں کے لئے قابلِ رشک و تقلید اور اہل استطاعت کے لئے نمونۂ عمل۔
وہ زندگی ہی کیا جو احساسِ فرقت سے بے نصیب رہی۔ وہ محبت کیسا جس کی چند راتیں بھی دیارِ حبیب میں نہیں گزریں اور وہ تشنۂ محبت کیا جسے زندگی بھر محفلِ ساقی میں بیٹھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ سیف بردست کہ ختم در گردن بارے دشنہ کو ریہ مشتے کہ دنت گیر دیدارے نہ شد

۲۷ مئی کو جب مجھے بمبئی کے پلیٹ فارم پر آپ کے استقبال کی سعادت نصیب ہوئی اسی وقت آپ کو دیکھ کر میرے دل کی کلی کھل اٹھی۔ نیکی میں ترقی کا جوش ہو تو ایسا ہو۔ آپ میرے دیرینہ کرم فرما ہیں۔ اور میرے بال بچے بھی آپ سے بہت مانوس ہیں۔ جب غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمایا تو سبھوں نے محسوس کیا کہ خاندان کے کوئی بزرگ آگئے ہیں اور آپ نے بھی یہاں گھر کا ماحول پایا۔

کلکتہ میل نے جو آج تین گھنٹہ لیٹ آئی تھی۔ کیا کہوں مجھے منتظر رکھ کر کس زحمت میں مبتلا کر دیا تھا۔ مگر یہ دیکھ کر ساری کوفت دور ہو گئی کہ آپ کا یہ سفر خیر و خوبی سے کٹا۔ یہاں ہم دونوں انجمن خدام النبی کے آفس آئے۔ آپ کی تشریف آوری کی اطلاع دی اور ضروری ہدایات لے کر دار التبلیغ بمبئی آگئے۔

۲۸ مئی کو پرواز کی تاریخ تھی۔ ہم دونوں جب شام کے ۶ بجے انجمن خدام النبی پہنچے تو معلوم ہوا کہ سارے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ ویزا بھی مل چکا ہے اور سعودی عرب کی کرنسی کے نئے ۱۰۰/- روپے کے نوٹ بھی مل چکے ہیں۔ ہوائی جہاز یا بحری جہاز کے پہلے درجے میں سفر کرنے والا کوئی حاجی سعودی عرب کے اندر اس سے زیادہ رقم نہیں لے جا سکتا۔

رات کے آٹھ بجے ایئر انڈیا انٹرنیشنل کی کوچ آپ کو اور آپ کے دوسرے ساتھیوں کو ہوائی اڈے کی طرف لے چلی تھوڑی دیر بعد میں بھی اپنے مہربان سیٹھ عبداللطیف سیٹھ ابراہیم۔ مکرم عبدالغفور سیکرٹری امور عامہ اور اپنے لڑکے داؤد احمد کے ساتھ سیٹھ صاحب موصوف کی کار میں ہوائی اڈے کی طرف چلا۔

بمبئی کا ہوائی اڈہ یوں ہی بہت دلفریب و دلکش ہے لیکن اس وقت تو اس کا حسن پر رونق نکھار پر تھا۔ موٹے موٹے گجرے پہنے ہوئے حاجیوں کی قطاریں۔ فوٹوگرافروں کی بھیڑ۔ اور ملاقاتیوں کا ہجوم۔ محبت کے آنسو۔ عقیدت کے بوسے، اخلاص کے مصافحے اور اخوت کے معانقے۔ سبھی نظارے سامنے تھے۔

منتظمین ہوائی اڈے کا حسنِ انتظام بھی قابل داد تھا۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ نہایت فصیح و بلیغ اردو میں مسافروں کو ضروری ہدایات دی جا رہی تھیں۔

میں جب سید صاحب موصوف کو کسٹم والوں کے حوالے کر کے الوداع کہنے والوں کی گیلری میں پہنچا تو دیکھا کہ بمبئی کا ہوائی اڈہ ایک تماشا گاہ سے کم نہیں۔ رنگ برنگ کے ہوائی جہاز۔ چھوٹے اور بڑے جٹ اور کومٹ۔ سائنس و صنعت کے نادر نمونے۔ فضا میں اڑتے۔ زمین پر دوڑتے بھاگتے اور چنگھاڑتے جن کی ہر نقل و حرکت سے اسلامی پیشگوئیوں کی تصدیق ہو رہی تھی۔ میں یہ دیکھ کر ایک روحانی عالم میں کھو گیا۔ ان طیاروں کے ساتھ میرا خیال بھی اڑتا گیا۔ میں بھی عالمِ تصور میں مکہ معظمہ و مدینہ منورہ پہنچا۔ لیکن جب میرے لڑکے داؤد احمد نے مجھے آواز دی تو پھر میں بمبئی کے ہوائی اڈے ہی پر تھا۔ اس وقت بے اختیار میری زبان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار رہتے۔

جسمی یطیر الیک من شوقٍ علا
یا لیت کانت قوۃ الطیران

ہوائی جہاز جب ... کی امانت اپنی گود میں لے کر پرواز کے لئے حرکت کرنے لگا تو ہم نے بھی ہاتھ اٹھا کر "خدا حافظ" کہا۔ یہ جملہ آجکل روزمرہ کی بول چال میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت یہ آواز دل کے کس گوشے سے نکلی تھی؟ آج تو ڈھونڈے سے بھی پتہ نہیں لگتا۔

مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ

یہ چند سطور تو سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کی یاد میں تھیں۔ اب دو اور دو جنوبی ہند کے بزرگوں کا ذکر کرتا ہوں۔ یعنی مکرم بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور اور آپ کی اہلیہ محترمہ

۲۲ مئی کو آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ دار التبلیغ تشریف لائے۔ چہرے کی بشاشت تمہی نیک ارادے کی غمازی کر رہی تھی۔ آپ نے بتایا کہ سفر حج کی نیت سے نکلے ہیں۔ ۲۴ کو جہاز پرواز کرنے والا ہے۔ مجھے اس جملہ پر کچھ وجد سا آگیا ایک شمال سے آتا ہے تو دوسرا جنوب سے۔ ایک ماموررربانی نے فرمایا تھا کہ

ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔

(ایام الصلح از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اس ماموررربانی نے فریضہ ربانی ...

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی بیماری اور جماعت کی ذمہ داری

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی ربوہ

اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری کے موجودہ دور پر ایک سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے۔ مگر اس تک بیماری میں تخفیف کے کوئی نمایاں آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ بے شک بعض عوارض میں وقتی طور پر افاقہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن چند دن کے بعد پھر تکلیف اور بے چینی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ اور بحیثیت مجموعی کمزوری بڑھ رہی ہے۔ جو ایک لمبے عرصہ تک صاحب فراش رہنے کا طبعی نتیجہ ہے۔ بے شک بیماری انسان کے جسمانی نظام کا کم و بیش لازمی حصہ ہے۔ جس سے کوئی ابن آدم مستثنیٰ نہیں۔ مگر اس بیماری کا دوسرا پہلو بھی ناگزیر ہے کہ جماعت آجکل حضور کے پُر معارف خطبات اور مجلس مذاکرات اور شعلہ بیان بحث کے ذریعہ تربیتی اور تبلیغی تحریکات سے کلیتاً محروم ہے۔ اور اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان اور مجلس تحریک جدید کے وکلاء صاحبان کے کام کی بھی اس رنگ میں نگرانی نہیں ہو رہی جو حضور اپنی صحت میں فرمایا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں جماعتی نقطۂ نگاہ سے شدید خطرات کے پہلو ہیں۔ جس کی طرف سے الٰہی جماعت کو کسی صورت میں غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ بیشک جماعت حضور کی صحت کے لئے بڑے درد و الحاح سے دعائیں کر رہی ہے۔ اگرچہ کہتا ہوں کہ درجہ بالا کوئی کار ازاں ہنوز) اور سنت نبوی کے ماتحت صدقے بھی دے رہے ہیں۔ مگر جماعت کی ذمہ داری صرف دعاؤں اور صدقات پر ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کا فرض ہے کہ امام کی بیماری کے پیش نظر امام کی نگرانی اور امام کی روح پرور تحریکات کی کمی کو جہاں تک ہو سکے مزید جد و جہد اور مزید سعی و کاوش اور مزید قربانی و فدائیت کے ذریعہ پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اسلام کا سارا نظام تقدیر و تدبیر کی دوہری تاروں کی عجیب و غریب آمیزش پر مبنی ہے۔ اس لئے محض تقدیر کے بھروسہ پر بیٹھ رہنا سچے مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔ ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اعقل ثم توکل

یعنی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو۔

اور اسی حدیث نبوی کی تشریح میں مولانا روم فرماتے ہیں کہ

بر توکل زانوئے اشتر ببند

پس اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز ومتعنا بطول حیاتہٖ کی موجودہ نازک بیماری پر ایک سال کا طویل عرصہ گذر رہا ہے۔ یہ خاکسار اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں ان کا اجتماعی فرض یاد دلاتے ہوئے عرض کرتا ہے کہ ہماری جماعت کا یہ دور نازک ہے اور بے حد نازک جبکہ ایک طرف امام کی شدید بیماری ہے اور دوسری طرف دنیا میں غیر معمولی حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ اور قومی زندگی کی کشمکش بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس لئے انہیں دعاؤں یعنی زندہ اور تڑپتی ہوئی دعاؤں کے علاوہ مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص بلکہ خاص الخاص توجہ دینی چاہیئے:۔

(۱) جماعت کے عقائد اور خیالات کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں اور ان غلط فہمیوں نے ہمارے رستے میں گویا ایک پہاڑ کھڑا کر رکھا ہے۔ انہیں بار بار کی وضاحت اور تکرار اور دلکش تشریح اور محبت اور ہمدردی کے ذریعہ دور کیا جائے۔ اور اس میدان میں ایسے اعلیٰ رنگ میں کام کیا جائے کہ ہمارے ارد گرد کے سیاہ بادل جلد سے جلد چھٹ جائیں۔ اور فضا ہر قسم کے تکدر سے پاک ہو جائے۔ اور خدائی کلمہ کا بول بالا ہو۔ یہ ایک نہایت ضروری فرض ہے جس کے بغیر ہمارے لئے کوئی تسکین نہیں اور نہ کوئی ترقی۔

(۲) افراد جماعت (مردوں اور عورتوں اور نوجوانوں اور بچوں) کی تربیت پر انتہائی زور دیا جائے اور ایسی توجہ دی جائے کہ ہر احمدی اسلام اور احمدیت کی تعلیم کا پاک نمونہ بن جائے اور دنیا کو ان کے وجود میں وہ روحانی کشش نظر آئے جو ہمیشہ سے الٰہی جماعتوں کا طرۂ امتیاز رہی ہے۔ دیکھو محض نام کا مسلمان یا نام کا احمدی کہلانا کچھ حقیقت نہیں رکھتا بلکہ نام کا ایمان اور رسمی عمل تو انسان کو خدا کے حضور دوہرا مجرم بنا دیتا ہے۔ پس اپنے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کرو جو ایک مومن کو مقناطیس بنا دیتی ہے تاکہ دنیا کی زبانیں پکار اٹھیں اور کرشمہ دامن دل کو کھینچے کہ:۔

جا اینجا است

تم محض منہ کی تبلیغ کے ذریعہ دنیا کے دل فتح نہیں کر سکتے۔ بلکہ دلوں کو فتح کرنے کے لئے تمہارے اندر سچی روحانیت اور خدا کے عرش کے ساتھ زندہ اور بولتا ہوا تعلق۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر ایسا عمل درکار ہے جو مٹی کو سونا بنا دیتا ہے۔ نمازوں میں پابندی ہو۔ دعاؤں میں شغف ہو۔ لین دین میں صفائی ہو۔ تجارت میں دیانت ہو۔ آپس میں محبت اور اتحاد ہو۔ مخلوق خدا کے ساتھ شفقت اور ہمدردی ہو۔ خدا کے دین کے لئے مسلسل مالی قربانی کا جذبہ ہو۔ مرکز کے ساتھ پختہ وابستگی۔ اور جماعتی کاموں میں اتنا شغف اور اتنی یکجہتی ہو کہ تم ایک جنبالت مرصوص بن جاؤ۔ اور شیطان تمہارے قلعہ پر نقب لگانے سے مایوس ہو جائے۔ سو اے مقامی امیرو اور اے ضلع وار امیرو اور صوبائی امیرو اور اے دوسرے تمام لوگو جو کسی نہ کسی رنگ میں جماعت میں اثر و رسوخ رکھتے ہو۔ کیا آپ میری آواز کو سنتے ہیں اور کیا آپ وعدہ کرتے ہیں کہ آپ حضرت صاحب کی بیماری کے ایام میں اپنے اس فرض کو زیادہ توجہ اور زیادہ بیدار مغزی اور زیادہ تندہی سے ادا کریں گے۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ ہمارے بیرونی مبلغ جو اس وقت خدا کے فضل سے دنیا کے اکثر آزاد ممالک میں اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں وہ اپنی کوششوں کو دو چند بلکہ سہ چند بلکہ چہار چند بلکہ بے شمار چند کر دیں۔ تاکہ بیرونی ممالک میں اسلام کی سربلندی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلمہ کا بول بالا ہو۔ اور اس خدمت کی وجہ سے خدا اپنے عرش پر ایسا خوش ہو جائے کہ ہماری بعض کمزوریوں کے باوجود ہمارے لئے اپنی رضا کے رستے کھول دے اور ہمارے لئے اس دائمی وعدہ کا دن قریب تر لے آئے۔ جس کی اس نے اپنے مسیح کے ذریعہ ہمیں بشارت دی ہے۔ پس اے یورپ اور امریکہ اور ایشیا اور افریقہ میں کام کرنے والے مبلغو! میری اس آواز کو سنو۔ اور اپنی مشتاقانہ اور والہانہ تبلیغ کے ذریعہ اپنے خدا کو خوش اور ہمارے دلوں کو ٹھنڈا اور اپنی عاقبت کو محمود بنانے کی کوشش کرو۔ بلکہ افریقہ کے پسماندہ ممالک تمہاری توجہ کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اس ذریعہ سے تم اپنے رسول (فداہ نفسی) کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہو سکتے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں سخت قومیں یعنی پستی میں پڑی ہوئی اقوام بیدار ہو کر [illegible] گی اور ان کی ترقی کا زمانہ آئے گا اور اس ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہو گی کہ ایک بحر ذخار ہو سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا مغرب سے مشرق کی طرف بہہ رہا ہے وہ حضور کے دیکھتے دیکھتے پلٹا کھا کر مشرق سے مغرب کی طرف بہنے لگ گیا ہے۔

(۴) پھر میں اس موقعہ پر اپنے ان بزرگوں اور محبوب اور عزیزوں سے بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جو اس جماعت کے مرکزی نظام میں ناظر یا وکیل کے عہدوں پر فائز ہیں کہ حضرت صاحب سے اتر کر ان کا کام انتہائی ذمہ داری کا کام ہے۔ اور گویا وہ جماعت کے نائب بن کر رہے ہیں انہیں چاہیئے کہ اس وقت بہترین نگران ثابت ہوں

(باقی دیکھئے کالم ۲)

قادیان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

قادیان ۱۱ جون۔ کل ۱۰ ذی الحجہ کو سنت نبوی کی اتباع میں مقامی طور پر پورے اہتمام سے عید الاضحیہ کی تقریب منائی گئی حسب ارشاد نبوی یوم عرفہ کی صبح کی نماز سے تمام نمازوں کے بعد تکبیرات التشریق کہی جا رہی ہیں اور کل ٹھیک ساڑھے سات بجے صبح مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس نے عید الاضحیہ کا دوگانہ پڑھایا۔ پھر مختصر خطبہ دیا اور اجتماعی دعا کرائی۔ تمام مقامی درویشان اور مضافات سے بعض دوسرے مکرمت بھی عید سعید کی تقریب میں شامل ہوئے۔ آج اور کل دو دنوں میں ۳۹ قربانیاں ذبح کی گئیں جن میں سے خود مقامی ذی استطاعت احباب نے کیں اور باقی مقامی امارت کے زیر اہتمام بیرونجات کے احباب کی طرف سے ذبح کی گئیں۔ امید ہے یہ سلسلہ مزید چند روز چلے گا۔ نظارت تعلیم و تربیت کے اعلان کے مطابق عید کی نماز صبح ۸ بجے مسجد میں پڑھائے جانے کے سبب تمام مقامی احباب بڑے ذوق شوق سے بمطابق ارشاد نبوی کی تعمیل میں اپنے بیوی بچوں سمیت حسب توفیق صاف ستھرے لباس زیب تن کر کے بروقت مسجد میں پہنچ گئے۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے جو علاقہ پونچھ کے تبلیغی و تربیتی دورہ کیلئے کل شام ہی مدراس سے قادیان تشریف لائے تھے محترم امیر صاحب مقامی کے حکم سے مسنون طریق پر نماز عید پڑھائی اور قربانی کے فلسفہ پر ایک پُر مغز خطبہ دیا اور سامعین کو اپنے بزرگ اسلاف کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے چھوڑے ہوئے نیک نمونہ کی اقتداء کی تلقین کی اور بتایا کہ محض خدا کی خاطر کی ہوئی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی بلکہ خدا تعالیٰ اس کو فضل و کرم سے نوازتا اور قربانی کرنے والے کو بڑھ چڑھ کر اس کا بدلہ دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرنا چاہتا ہے!

اس سے ان اخلاقِ فاضلہ کا قیام مراد ہے جو آج دنیا سے مٹ چکے ہیں اور جو لوگوں کو کہیں نظر نہیں آتے

ملفوظات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵ رجون ۱۹۴۴ء بمقام قادیان

فرمایا۔ بہت سی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کو انسان فلسفیانہ رنگ میں دیکھتا ہے۔ ان کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتا ہماری جماعت کو یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور جس کشف میں یہ عظیم الشان کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

"ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں"۔
(تذکرہ ص۱۹۶)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک کشفی رنگ میں میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں"۔
(چشمہ مسیحی ص۲۵ حاشیہ)

ان حوالہ جات میں ایک تو "ہم" کا لفظ آتا ہے جو اجتماعی جدوجہد کی طرف اشارہ کرتا ہے اور دوسرے "آؤ" کا لفظ ایسا ہے جس میں ساری جماعت کی متفقہ کوشش اور متفقہ جدوجہد کا دخل ضروری ہے۔ کیونکہ "آؤ" کا لفظ ہمیشہ ایسے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جب دوسروں کو تحریک و ترغیب دلائی ہو۔ کہ تم بھی میرے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ پس یہ کشف

ایک بہت بڑی ذمہ واری

کی طرف ہماری جماعت کو توجہ دلاتا ہے اور بتاتا ہے کہ نیا آسمان اور نئی زمین جس کا قائم کرنا احمدیت کا مقصد ہے۔ اس کے قیام میں جماعت کا بھی دخل ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ ہاتھ بن جائے جس ہاتھ کے ذریعہ اس نئی زمین اور نئے آسمان کی تخلیق مقدر ہے۔ چونکہ سارے کام انبیاء ہی نہیں کیا کرتے۔ بلکہ ان کی جماعتوں کا بھی ان کاموں کی سرانجام دہی میں دخل ہوتا ہے۔ اس لئے ان الفاظ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ نئی زمین اور نئے آسمان کے قیام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست و بازو بن جائیں۔

اب ہمیں

غور کرنا چاہیئے

کہ نئی زمین اور نئے آسمان سے مراد کیا ہے۔ دنیا کو نئی زمین کی اسی حالت میں ضرورت ہو سکتی ہے۔ جب پہلی زمین خراب ہو جائے۔ اور نئے آسمان کی بھی اسی وقت ضرورت ہو سکتی ہے۔ جب پہلا آسمان خراب ہو جائے۔ پس معلوم ہوا کہ پہلی زمین چونکہ خراب ہو چکی تھی۔ اس لئے خدا نے یہ ارادہ فرمایا کہ وہ اب ایک نئی زمین پیدا کرے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی زمین کیوں خراب ہوئی۔ اور کیوں اس کو بدل کر ایک نئی زمین کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس سوال پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ زمین جس سے روحانی نقطۂ نگاہ کے ماتحت انسانی قلوب مراد ہیں اس لئے بگڑ گئی تھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ

دلوں میں کینہ وبغض

نہ رکھو۔ لوگوں نے کینہ وبغض رکھنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جھوٹ نہ بولو۔ لوگوں نے جھوٹ بولنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ چوری نہ کرو۔ لوگوں نے چوریاں شروع کر دیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خیانت نہ کرو۔ لوگوں نے خیانت کا ارتکاب کرنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بزدلی نہ دکھاؤ۔ لوگوں نے بزدلی دکھانی شروع کر دی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جاہل مت رہو۔ لوگوں نے علم پڑھنا چھوڑ دیا۔ اور جہالت اختیار کر لی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کسی کا دل مت دکھاؤ۔ لوگوں نے ایک دوسرے کا دل دکھانا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عبوسا قمطریرا نہ بنو۔ لوگوں نے ایسی شکلیں بنائیں۔ جن کو دیکھ کر دوسرے کے دلوں میں نفرت پیدا ہونے لگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ غصیلے مت بنو۔ لوگوں نے غصہ بڑھانا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کسی کی غیبت مت کرو اور نہ کسی کی غیبت سنو۔ لوگوں نے ایک دوسرے کی غیبت کرنی شروع کر دی۔ اور

ایک دوسرے کی غیبت

کو سننا بھی شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کسی سے بات کرو تو نرمی اور محبت سے کرو۔ مگر انہوں نے درشتی اور سختی اختیار کر لی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عورتوں کے حقوق ادا کرو۔ لوگوں نے عورتوں کے حقوق کو تلف کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمسایہ کا خیال رکھو۔ لوگوں نے

ہمسایہ کے حقوق

کو بالکل نظرانداز کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص تمہیں علم دین سکھاتا ہے۔ تم اس کا ادب کرو۔ مگر لوگوں نے استادوں کی بے ادبی شروع کر دی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نوکروں سے نرمی کا سلوک کرو۔ لوگوں نے نوکروں پر سختی کرنی شروع کر دی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

بڑوں کا احترام

کرو۔ لوگوں نے بڑوں کی عزت اپنے دلوں سے نکال دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حقوق والدین ادا کرو۔ بلکہ ان کے ساتھ نیکی اور احسان کا معاملہ کرو۔ لوگوں نے ان کے ساتھ نرمی اور محبت اور احسان اور حسن سلوک کا معاملہ چھوڑ دیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اپنے رشتہ داروں اور ذوی القربیٰ کے حقوق کی حفاظت کرو۔ لوگوں نے رشتہ داروں سے تعلقات کو منقطع کر لیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم جس جگہ رہتے ہو۔ اگر وہاں علم حاصل کرنے کا کوئی سامان نہ ہو۔ سفر اختیار کر کے کسی ایسے مقام میں جا رہو۔ جہاں سے علم حاصل کر سکو۔ مگر لوگوں نے

علم کے لئے سفر

اختیار کرنا ترک کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم جہاد فی سبیل اللہ کرو۔ لوگوں نے جہاد کی طرف سے اپنی توجہ بالکل ہٹا لی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب دین پر کفر کی طرف سے حملے ہوں تو ان کا دفاع کرو۔ اور

دین کی تائید کیلئے کھڑے ہو جایا کرو

مگر لوگوں نے دین کی مدد سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

غرض سینکڑوں نہیں ہزاروں باتیں ہیں۔ جن کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا۔ مگر لوگوں نے ان سب کو پس پشت ڈال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کی عمارت منہدم ہو گئی۔ کیونکہ خواہ عمارت کتنی شاندار ہو۔ جب تک اس کی مرمت کا خیال نہ رکھا جائے۔ وہ ٹوٹنے سے محفوظ نہیں رہ سکتی جب لوگوں نے

اسلام کی اعلیٰ وارفع عمارت

سے بے اعتنائی اختیار کر لی۔ تو رفتہ رفتہ تمام عمارت منہدم ہو گئی۔ کیونکہ یہ عمارت بنی تھی صدق سے۔ یہ عمارت بنی تھی سداد سے۔ یہ عمارت بنی تھی صفا سے۔ یہ عمارت بنی تھی شفقت سے۔ یہ عمارت بنی تھی رافت سے۔ یہ عمارت بنی تھی عفو سے یہ عمارت بنی تھی رحم سے یہ عمارت بنی تھی اکرام ضیف سے۔ یہ عمارت بنی تھی اکرام جار سے۔ یہ عمارت بنی تھی اکرام معلم سے۔ یہ عمارت بنی تھی بر الوالدین سے۔ اسی طرح یہ عمارت بنی تھی ان سینکڑوں ہزاروں باتوں سے جن میں سے بعض پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ اور جو سینکڑوں کی تعداد میں اسلامی کتب میں بھری پڑی ہیں۔ جب عمارت پر اس کا مناسب حال مسالہ نہ لگایا گیا اور اس کی نگہداشت کا خیال نہ رکھا گیا تو نتیجہ یہ نکلا کہ عمارت گر گئی۔ چونے کی عمارت جب بگڑے گی تو چونے سے اس کی مرمت ہو گی۔ اسلام نے جس عمارت کو کھڑا کیا تھا۔ اس کی مرمت انہی چیزوں سے ہو سکتی تھی جن چیزوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعمیر کی۔ کوئی نئی چیز اس کی مرمت پر نہیں لگ سکتی تھی۔ جب انہوں نے اسلامی عمارت کی مرمت کے لئے وہ چیزیں لگانی چھوڑ دیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لگائی تھیں تو یہ عمارت منہدم ہو گئی۔ اور اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا۔ یہ حالات تھے جن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک نئی زمین کی تشکیل کے لئے مبعوث فرمایا۔ مگر یہ کام ایسا نہیں تھا جو حضرت آپ انجام دیتے۔ اور جماعت کی امداد کی ضرورت نہ ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ

کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے

کہ وہ اپنے دین کے احیاء کے لئے دو قدرتیں بھیجا کرتا ہے۔ ایک نبی کی صورت میں اور ایک اس کے خلفاء، صحابہؓ اور تابعین کی جماعت کی صورت میں۔ پس آپ نے بتا دیا کہ اس نئی زمین کی تعمیر کے لئے صرف ایک قدرت کام نہیں آسکتی۔ بلکہ دونوں قدرتوں کا مل کر کام کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے کشف میں آپ نے "ہم" کا لفظ استعمال فرمایا۔ اور اسی لئے آپ نے فرمایا کہ آؤ ہم دنیا میں اب نئے آسمان پیدا کریں اس کے معنی یہی تھے کہ اے میرے ساتھیو! اسلامی عمارت کو از سر نو کھڑا کرنے کے لئے جس مصالحہ کی ضرورت ہے۔ اس کو مہیا کرنے والے بنو۔ اس عمارت کے لئے چونے یا مٹی یا اینٹوں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ وہ عمارت ہے جس کا مصالحہ صدق ہے۔ جس کا مصالحہ صفا ہے۔ جس کا مصالحہ سداد ہے۔ جس کا مصالحہ تقویٰ ہے جس کا مصالحہ انصاف ہے جس کا مصالحہ رحم ہے جس کا مصالحہ حلم ہے جس کا مصالحہ عفو ہے۔ جس کا مصالحہ شفقت ہے۔ جس کا مصالحہ اکرام ضیف ہے جس کا مصالحہ اکرام جار ہے۔ جس کا مصالحہ والدین سے حسن سلوک ہے۔ غرض وہ تمام اعلیٰ صفات جو اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھائی تھیں آؤ کہ ہم پھر ان صفات کو دنیا میں پیدا کر دیں۔ پھر ان اعلیٰ اخلاق کو دنیا میں قائم کر دیں۔ پھر اسلام کی گرتی ہوئی عمارت کو دنیا میں کھڑا کر دیں اور پھر ایک نئی زمین بنانے کا ایک معمار ہے اور ہر احمدی جو یہ صفات اپنے اندر پیدا نہیں کرتا۔ ہر احمدی جو یہ صفات دوسروں کے اندر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ اسلامی عمارت کو گرانے اور اس کو منہدم کرنے کا موجب ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے کہ

نئی زمین اور نئے آسمان

سے مراد مٹی اور چونے کی کسی عمارت کو کھڑا کرنا نہیں بلکہ اس سے ان اخلاق فاضلہ کا قیام مراد ہے۔ جو آج دنیا سے مٹ چکے ہیں۔ اور جو لوگوں کو کہیں نظر نہیں آتے۔ اگر ہماری جماعت کے دوست یہ اخلاق اپنے اندر پیدا کر لیں تو یقیناً چینی بھی اور جاپانی بھی اور انگریز بھی اور مدنی بھی سب ان کو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ لوگ کوئی نئے قسم کے ہیں ہمارے جیسے نہیں ہیں۔ ہم میں نہ رحم اور نرمی کا مادہ ہے نہ شفقت اور رأفت کا مادہ ہے نہ اکرام ضیف اور اکرام جار کا مادہ ہے نہ سچائی کا وصف ہے نہ والدین کے حقوق کا پاس ہے نہ رشتہ داروں سے حسن سلوک کا احساس ہے نہ صلہ رحمی کا جذبہ ہمارے اندر کام کرتا ہے مگر یہ وہ لوگ ہیں جو ان تمام اعلیٰ درجہ کے اخلاق کو اپنے اندر رکھتے ہیں۔ پس یہ لوگ یقیناً نئی قسم کے ہیں اور یہی وہ نئی زمین ہوگی جو تمہارے ہاتھوں سے پیدا ہوگی اسی کے مقابلہ میں آسمان ہمیشہ اعلیٰ درجہ کی نمازوں اور اعلیٰ درجہ کے روزوں اعلیٰ درجہ کے حج، اعلیٰ درجہ کی زکوٰۃ اور اعلیٰ درجہ کی تسبیح و تحمید سے بنتا ہے۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ انہوں نے نمازوں کو چھوڑ رکھا ہے روزوں کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں۔ حج اور زکوٰۃ سے وہ غافل ہیں۔ اور تسبیح و تحمید اُن کی زبان پر کبھی جاری نہیں ہوتی۔ گویا آسمان بھی ٹوٹ گیا۔ نہ ان کا آسمان سے تعلق رہا۔ نہ آسمان کا اُن سے تعلق باقی رہا۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے پھر دنیا کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ذکر الٰہی کرو تسبیح و تحمید میں اپنا وقت گذارو۔ خدا کی کبریائی اور اس کے جلال کا ذکر کرو۔ عبادات میں باقاعدگی اختیار کرو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجو۔ اسلام کے تمام ارکان پوری خوش اسلوبی سے بجا لاؤ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت اور [illegible] اس کا عشق پیدا کرو اور خدا تعالیٰ کی یاد میں اپنی عمریں گذار دو۔ یہ وہ نیا آسمان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے پیدا کیا گیا۔ بے شک پہلے بھی آسمان تھا مگر وہ ایسا آسمان تھا جس کا لوگوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ خدا عرش پر تو بیٹھا ہے۔ مگر اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مومن پر آسمان سے برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ مگر اُس آسمان سے کوئی برکت لوگوں پر نازل نہیں ہوتی تھی اور ہوتی بھی کیونکر جب کہ آسمان سے اُن کا کوئی تعلق نہیں رہا تھا اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے پھر نمازوں اور روزوں اور حج اور زکوٰۃ اور صدقات اور تسبیح و تحمید اور عشق الٰہی اور معرفت اور محبت کا ایسا درس شروع کر دیا ہے کہ لوگوں پر آسمان سے از سر نو اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہونے شروع ہو گئے ہیں گویا نئی زمین کے ساتھ ایک نیا آسمان بھی پیدا ہو گیا ہے اور جہاں بنی نوع انسان سے تعلقات میں ایک جدت پیدا ہو گئی ہے وہاں تعلق باللہ میں بھی ایک نئی زندگی اور نئی روح پھونک دی گئی ہے۔ پس [illegible] آسمان بھی نیا ہے اور زمین بھی نئی ہے۔ لوگ جب بنی نوع انسانوں سے ہمارے تعلقات کو دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو اور قسم کے لوگ ہیں اور جب وہ خدا سے ہمارے تعلقات کو دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں ان کا خدا بھی اور ہے۔ اُن کا خدا تو وہ ہے جو نہ بولتا ہے نہ دعائیں سنتا ہے نہ مصائب میں مدد کرتا ہے نہ برکات و انعامات کی بارش برساتا ہے۔ مگر ہمارا خدا وہ ہے۔ جو قدم قدم پر اپنی

تائید اور نصرت کے نشانات

دکھاتا اور اپنے وجود کا ثبوت دیتا ہے گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بندوں کا بھی نیا گھر بن گیا اور خدا کا بھی نیا گھر بن گیا۔ خدا کا پہلا گھر لوگوں نے اپنی بداعمالی کی وجہ سے گرا دیا تھا۔ اور جب کسی کا گھر گر جائے تو مکین اس میں سے نکل جاتا ہے۔ نتیجہ یہ تھا کہ خدا بھی اُس آسمان کو چھوڑ کر چلا گیا اور لوگ اسے آوازیں دیتے مگر وہاں سے کوئی جواب نہ آتا۔ اور جواب آتا بھی کس طرح۔ جس عمارت کو قفل لگا کر مالک مکان چلا جائے یا جو عمارت گر جائے اس کے سامنے بیٹھ کر [illegible] لاکھ شور مچاؤ کوئی آواز نہیں آئے گی۔ اسی طرح جب لوگوں نے اپنی بداعمالی کی وجہ سے اپنی زمین کو تباہ کر لیا تو وہ خود بھی بے گھر ہو گئے۔ اور ان پر تباہی اور بربادی مسلط ہو گئی اور جب انہوں نے آسمان سے تعلق منقطع کر لیا تو خدا بھی آسمان چھوڑ کر چلا گیا۔ لیکن اب خدا نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرے جب لوگ اخلاق فاضلہ اختیار کر لیتے ہیں تو نئی زمین بن جاتی ہے اور لوگ اس میں خوشی سے بسیرا شروع کر دیتے ہیں۔ اور سب کو نظر آتا ہے کہ زمین آباد ہو گئی۔ اسی طرح جب تسبیح و تحمید اور عبادات کی طرف لوگ متوجہ ہوتے ہیں تو ایک نیا آسمان بن جاتا ہے۔ اور جب نیا آسمان بن جائے۔ تو خدا بھی اس میں واپس آ جاتا ہے۔ پہلے لوگ اس کے دروازہ کو کھٹکھٹاتے ہیں تو انہیں کوئی جواب نہیں ملتا۔ مگر جب نیا آسمان بن جائے اور مالک مکان یعنی ہمارا خدا اس میں آ بسے تو معمولی پکار پر بھی وہ توجہ کرتا اور قدم قدم پر اپنی رحمتیں نازل کرتا اپنے وجود کا ثبوت دیتا ہے۔ پس

بہت بڑی ذمہ واری ہے

جو ہمدی جماعت پر عائد ہوتی ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے اخلاق اور اپنی عبادات میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے کہ سچ مچ ایک نیا آسمان اور نئی زمین دنیا میں قائم ہو جائے۔ آج پہلی زمین برباد ہو چکی ہے۔ لوگوں کے اخلاق اسلامی نقطۂ نگاہ سے بالکل تباہ ہو چکے ہیں۔ ظلم ان میں پایا جاتا ہے۔ تعدی ان میں پائی جاتی ہے۔ ماں باپ کی بے عزتی ان کے اندر نظر آتی ہے۔ رشتہ داروں کے حقوق کی عدم ادائیگی اُن میں پائی جاتی ہے۔ اسی طرح اُن کی آنکھیں۔ اُن کی زبان۔ اُن کے ہاتھ اور ان کے پاؤں سب گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ زبان بولتی ہے تو غیبت اور جھوٹ پر۔ ہاتھ اٹھتے ہیں تو گناہ کی طرف۔ جھوٹ ہوتا ہے تو عبث تمسخر، پاؤں ہیں تو وہ بدیوں کی طرف مائل رہتے ہیں۔ غرض کوئی بھی نیکی اُن میں نظر نہیں آتی۔ یہی حال عبادات کا ہے نمازیں ہیں تو رسمی روزے ہیں تو بے لذت۔ حج اور زکوٰۃ ہے تو بے کیف۔ نہ انہیں نماز سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے نہ روزوں سے ان کے اندر پاکیزگی پیدا ہوتی ہے نہ حج اور زکوٰۃ ان کی روحانیت کو بڑھاتے ہیں۔ ایک مشین کی طرح وہ ان اعمال کو بجا لاتے ہیں۔ مگر ان کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں۔ پس ان کی نمازیں بھی بیکار ان کے روزے بھی بے کار۔ اُن کا حج بھی بے کار۔ اور ان کی زکوٰۃ بھی بے کار نہ اُن کے اندر زندگی کے آثار ہیں۔ اور نہ تقویٰ اور روحانیت پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور آپ کے ذریعہ ایک نئی جماعت کو قائم کر کے تعلق باللہ اور تعلق بالعباد دونوں کو نئی بنیادوں پر قائم کر کے ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنا چاہا۔ تاکہ لوگ اس پرانے تعلق کو بھول جائیں۔ جو ان کا خدا سے تھا۔ کیونکہ وہ تعلق نہایت ناقص تھا۔ اور لوگ اس پرانے تعلق کو بھی بھول جائیں جو ان کا بنی نوع انسان سے تھا کیونکہ وہ بھی بڑا اذیت دہ تھا۔ اور اس طرح ایک نئے سانچے میں ڈھل کر نئے انسان بن جائیں۔ اور نئی زندگی حاصل کریں۔ (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۶۰ء)

[illegible]

جماعتہائے احمدیہ پونچھ توجہ فرمائیں

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مورخہ ۷ کو جماعتہائے احمدیہ پونچھ کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے لئے قادیان سے جموں کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ اور وہ بدر میں شائع شدہ پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔ پونچھ کی تمام جماعتوں سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ مدراس کا چوتھا سالانہ جلسہ

جرمنی میں تبلیغ اسلام پر جرمن نومسلم ولیم ناصر کی ایمان افروز تقریر

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن - مدراس

چوتھا جلسہ سالانہ مدراس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی جماعت احمدیہ مدراس کو جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی - امسال اس جلسہ کی روح رواں ہمارے جرمن نومسلم بھائی ولیم ناصر تھے - جو ان دنوں ہندوستان کا تبلیغی دورہ کر رہے ہیں۔ ولیم ناصر صاحب ماہ مئی کے شروع میں ہی مدراس پہنچ گئے تھے۔ مگر خاکسار ان ایام میں حیدر آباد کے مختلف اضلاع میں منعقد ہونے والے جلسوں میں شرکت کے لئے گیا ہوا تھا اس لئے ان سے ملاقات نہ ہو سکی اور نہ ہی تبلیغی جلسہ مدراس میں ہو سکا اسی دوران میں ولیم ناصر صاحب چند یوم کے لئے اڑیسہ کے احباب کی ملاقات کے لئے کیرنگ - پوری اور بھبنیشور تشریف لے گئے۔ اور ۱۴ مئی کو واپس مدراس آ گئے۔ خاکسار بھی ۱۷ مئی کو مدراس واپس آ گیا تھا - اب احباب جماعت کے مشورہ سے مقامی جماعت کے چوتھے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا۔ (اور اس پروگرام کی اطلاع کے لئے بڑے بڑے پوسٹر اردو میں اور انگریزی و تامل میں ہینڈ بل شائع کئے گئے۔ خدام نے پوسٹروں کو مختلف علاقوں میں آویزاں کیا اور ہینڈ بل تقسیم کئے۔

جلسہ میلاپور حسب پروگرام ۱۸ مئی کی شب کو میلاپور میں مکرم علی محی الدین صاحب کے مکان پر ایک اجلاس منعقد ہوا - اس میں کئی غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے - اس جلسہ میں برادرم ولیم ناصر صاحب نے جلسہ سالانہ ربوہ - بزرگان سلسلہ اور جرمنی میں تبلیغ اسلام کی سلائیڈز دکھائیں چونکہ ولیم ناصر صاحب انگریزی میں تقریر کرتے تھے - خاکسار اردو زبان میں اس کا ترجمہ کرتا گیا۔ ½۱۰ بجے شب یہ پروگرام ختم ہوا اور حاضرین جلسہ احمدیت کے بارہ میں اچھے تاثرات لے کر گئے۔

اسلامک سنٹر میں جلسہ پروگرام کے مطابق ۱۹ / ۲۰ مئی بروز اتوار اسلامک سنٹر میں جلسہ ہونا تھا۔ قریباً ۵ بجے شام مطلع ابر آلود ہو گیا اور بارش شروع ہو گئی اب ڈر پیدا ہوا کہ شاید آج جلسہ کے انعقاد اور تبلیغ احمدیت کا موقع نہ مل سکے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں اور آدھ گھنٹہ میں ہی بارش بند ہو گئی اور موسم خوشگوار ہو گیا۔ جلسہ کے انعقاد کا انتظام کیا گیا۔ نماز مغرب کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم پروفیسر مولوی محمد صاحب ایم اے صدر جماعت مدراس نے سرانجام دیئے۔ آپ نے صدارتی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت کو بیان کرتے ہوئے جرمن نومسلم ولیم ناصر کا حاضرین سے تعارف کروایا۔ اور پھر خاکسار سے خواہش کی - کہ میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور تبلیغی خدمات کے بارہ میں تقریر کروں۔ چنانچہ خاکسار نے آدھ گھنٹہ تک اس موضوع پر تقریر کی۔ اور حاضرین کو بتایا۔ کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کا ہی دوسرا نام ہے اور بانی احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام وہ موعود مہدی اور مسیح ہیں۔ جن کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور آپ کی بعثت کی غرض احیائے دین اور اشاعت اسلام ہے۔ اور یہی کام آج آپ کی جماعت سرانجام دے رہی ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی مشن قائم ہیں تقریباً چودہ زبانوں میں جماعت احمدیہ قرآن کا ترجمہ مکمل کر چکی ہے۔ ہزاروں غیر مسلم اس جماعت کی مساعی کے نتیجہ میں حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں کئی خانۂ خدا غیر ممالک اور تثلیث کدوں میں تعمیر ہو چکے ہیں۔ آج کے جوان اور مقرر مخصوص ولیم ناصر جماعت کی تبلیغی مساعی کا زندہ ثبوت موجود ہیں۔ پس آپ بھی احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کیجئے اور جماعت کی تبلیغی مساعی میں اس سے تعاون کیجئے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد محترم صدر جلسہ نے اعلان فرمایا کہ وہ اپنی صحت کے پیش نظر زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکتے۔ اس لئے ان کی جگہ پر خاکسار شریف احمد امینی ہی صدارت کے فرائض انجام دے گا چنانچہ اس اعلان کے بعد صاحب صدر تشریف لے گئے۔

ولیم ناصر صاحب کی تقریر اس کے بعد ہمارے جرمن نومسلم بھائی کی تقریر شروع ہوئی۔ اس تقریر کو سننے کے لئے کافی مسلم اور غیر مسلم دوست آئے ہوئے تھے۔ جلسہ گاہ کی سب کرسیاں بھری ہوئی تھیں۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ لوگ باہر سڑک پر کھڑے بھی تقریر سُن رہے تھے۔ محترم ولیم ناصر صاحب نے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے اپنی تقریر کو شروع کیا۔ اور بتایا کہ میں پیدائشی عیسائی تھا۔ دوران جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کو دیکھا۔ پچھلی جنگ عظیم میں فوج میں تھا اور قید ہو کر مصر آیا۔ مصر میں مسلمانوں سے ملنے اور اسلامی تعلیم کو سننے کا موقعہ ملا۔ تب اسلام کی طرف رغبت پیدا ہوئی۔ جب آزاد ہو کر اپنے وطن جرمنی واپس آیا تو وہاں پر معلوم ہوا کہ اگر مجھے اسلام کے بارہ میں وسیع معلومات حاصل کرنی ہیں تو میں احمدیہ مسلم مشن کے انچارج چوہدری عبد اللطیف صاحب سے ملوں۔ چنانچہ میں ان سے ملا۔ وہ بڑی محبت سے پیش آئے۔ اسلامی لٹریچر اور قرآن مجید مجھے مطالعہ کے لئے دیا۔ کافی دنوں تک باہمی تبادلۂ خیالات بھی ہوتا رہا۔ آخر میں مطمئن ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا۔ اور میری ہی طرح اور کئی جرمن داخل اسلام ہو چکے ہیں۔ ہمیں اگر اسلام کی صحیح تعلیم کا پتہ چلا تو صرف احمدیہ جماعت کے ذریعہ۔ کسی اور جماعت کا ہمارے علاقہ میں یا یورپ کے دوسرے علاقوں میں تبلیغی مشن نہیں۔ اگر ہے تو حاضرین میں سے کوئی دوست مجھے بتائے (مگر ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی) جماعت احمدیہ نے ہیمبرگ اور فرینکفورٹ میں مساجد تعمیر کی ہیں۔ اور اب جرمن مذہبیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ انہیں سچے مذہب کی تلاش ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہم ان کے سامنے اسلام کو پیش کریں کہ یہی ان کی مشکلات کا حل اور روحوں کے لئے قرار و اطمینان کا باعث ہے۔ میں ایک نوجوان ہوں اور ایک سادہ اور کم تعلیم یافتہ ہوں مگر مجھے اسلام کی امن پسندانہ اور مساوات کی تعلیم نے ہم نے گرویدہ بنا لیا ہے۔ مساوات بھی اور عالمگیر اخوت اس مذہب کا طرۂ امتیاز ہے۔

ولیم ناصر صاحب کی تقریر انگریزی میں تھی۔ جس کا اردو ترجمہ محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے حاضرین کو سنایا۔ تقریر کے بعد محترم ولیم ناصر صاحب نے جلسہ سالانہ ربوہ اور جرمنی میں تبلیغ اسلام کی سلائیڈز دکھائیں - اس موقعہ پر خاکسار ساتھ ساتھ اردو میں ان تصاویر اور نظاروں کا پس منظر بتاتا جاتا تھا۔ حاضرین بڑے اشتیاق سے ان مناظر کو دیکھ رہے تھے۔ ½۸ بجے یہ سلائیڈز ختم ہوئیں۔

آخر میں خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مجلس برخاست ہوئی۔ جلسہ کے اختتام پر بہت سے دوست ولیم ناصر صاحب سے ملے اور مختلف سوالات کرتے رہے۔ اس تقریب پر انگریزی، اردو و تامل لٹریچر کثیر تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔ آمین۔

اعلان برائے دعا

بتاریخ ۲۹ مئی ۱۹۶۱ء مکرم میرے چچا نواب خان بہادر احمد نواز جنگ کے لڑکے الحاج خان صاحب حضرت محمد اللہ دین صاحب دوسری دفعہ حج کے لئے جانے سے پہلے حضرت ابا جان سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سے ملنے کے لئے آئے۔ حضرت والد صاحب نے کہا کہ

"میری طرف سے جب تم مدینہ منورہ پہنچو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر میرے لئے بہ حسب ذیل دعا پڑھیں اور خود بھی دعائیں کریں۔"

"یا اللہ سکندر آباد میں تیرا ایک بندہ ہے اس کا نام عبد اللہ ہے تو اس کو خوب جانتا ہے تو نے اس کو اسلام کے مختلف فرقوں سے نکال کر اسلام کا جو ایک ہی جنتی فرقہ ہے اس میں لے آیا ہے اور عظیم الشان مہربانی سے سرفراز فرمایا ہے۔ وہ تیرا دو بار مخلص شکر گذار ہے اس کا عاجزانہ معروضہ ہے کہ تو اسکے رشتہ داروں اور عزیزوں کو جو مختلف فرقوں میں گرفتار ہیں ان پر رحم فرما کر انکو بھی اسلام کے جنتی فرقہ میں لے آ۔ آمین۔"

احباب سے بھی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سب رشتہ داروں کو سلسلہ احمدیہ قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار خورشید جمال الہ دین سکندر آباد دکن

ہمارے جرمنی نومسلم بھائی جناب ناصر نیکوسکی صاحب کی کیرنگ میں تشریف آوری

مورخہ ۲۰ مئی ۶۰ء کو ہمارے جرمن نومسلم بھائی ناصر نیکوسکی صاحب بھونیشور رہوتے ہوئے دن کے دس بجے کیرنگ تشریف لائے۔ نماز جمعہ ہمارے ساتھ ادا کرنے کے بعد جماعت میں ایک تقریر فرمائی جس میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُس کشف کا ذکر کیا جس میں حضور نے سفید پرندے پکڑے۔ اور حضور نے اس کی تعبیر کی کہ اللہ تعالےٰ میری جماعت میں کالے لوگوں کے ساتھ گورے لوگوں کو بھی جماعت میں داخل فرمادے گا۔ آپ نے کہا۔ اس دلکش نظارہ میں نے ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دیکھا جہاں کالے لوگوں کے پہلو بہ پہلو گورے لوگ بیٹھ کر جلسہ سُن رہے تھے۔ آپ لوگ تو ربوہ نہیں گئے اس لئے یہ نظارہ نہیں دیکھ سکے۔ اب اللہ تعالےٰ نے یہاں بھی وہی نظارہ آپ لوگوں کو دکھا دیا۔ آپ لوگ ایشیا کے رہنے والے ہیں۔ اور میں یورپ کا رہنے والا ہوں جو کہ یہاں بیٹھ کر تقریر کر رہا ہوں۔ یہ بات حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے بین ثبوت ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں کس طرح احمدیت میں داخل ہوا۔

فرمایا کہ میں ہمبرگ (جرمنی) میں ایک امیر گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔ جس وقت میری عمر ۲۰-۲۵ سال کی تھی اس وقت ہماری بہت بڑے پیمانے پر تجارت چل رہی تھی۔ میں عیش و عشرت کے لئے جو چاہتا تھا وہ سب مجھے مل جاتا۔ اُس وقت میں کسی مذہب کا پابند نہ تھا۔ صرف اتنا جانتا تھا کہ اس مخلوق کا کوئی خالق ہوگا۔ میں عیسائی پادریوں کو دیکھتا کہ وہ ہفتہ میں ایک دفعہ گرجا میں جاتے اور کچھ تقریر کرکے آجاتے۔ لیکن وہاں سے آتے ہی اس کے خلاف عمل کرنا شروع کر دیتے۔ انکی اس حرکت نے مجھے مذہب سے اور زیادہ دور کر دیا۔ اسی اثناء میں میں جنگ کے سلسلہ میں اٹلی گیا اور وہاں سے جنگی قیدی کی صورت میں مصر لے جایا گیا۔ وہاں کچھ عرصہ بند رہنے کے بعد ہمیں باہر تھوڑی دور تک جانے کی اجازت مل گئی۔ میں نے جب باہر جانا شروع کیا تو مجھے مسلمانوں کے ساتھ ملنے کا موقعہ ملا۔ ان کے ساتھ دیگر باتوں کے علاوہ مذہبی باتیں بھی ہوئیں۔ میں نے کہا کہ دنیا میں کوئی بھی مذہب نہیں ہے یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ اس پر مسلمانوں نے اسلام کی سچائی پر دلائل دیئے۔ جن کو سُنکر میرا دل کچھ نرم پڑ گیا۔ جنگ ختم ہو جانے کے بعد اپنے وطن لوٹا۔ تو آکر لائبریری سے کتاب لاکر حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی سوانح زندگی کا مطالعہ کیا۔ اسی طرح اور بھی بعض اسلامی کتابیں دیکھیں۔ یہ ساری کتابیں دیکھنے کے بعد اسلام کی سچائی مجھ پر کھل گئی۔ لیکن مسلمانوں کو جو دیکھا تو عمل کے میدان میں بہت پیچھے ہیں۔ اس لئے میرا دل اسلام قبول کر لینے کے لئے تیار نہ ہوا۔ اس اثناء میں جماعت احمدیہ کے مبلغ جناب مولوی عبد اللطیف صاحب تبلیغ کی غرض سے ہمبرگ پہونچے۔ ان کی تبلیغ پر بعض جرمنی احمدیت میں داخل ہو گئے۔ میں مولوی صاحب اور جو لوگ احمدی ہوئے انکے عمل کو گہری نظر سے دیکھتا رہا۔ اسی طرح کچھ عرصہ دیکھنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ آج اگر دنیا میں کوئی مذہب سچا ہے تو وہی احمدیت ہے۔ اس کے بعد میں جناب مولوی صاحب موصوف سے ملا۔ اور شکوک دور کرکے باقاعدہ بیعت کر لی۔ میرے احمدی ہونے کو دو سال ہو گئے ہیں۔ اس سال میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے ربوہ آیا۔ ربوہ آکر جو دیکھا وہ بھی ہمارے امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک معجزہ ہے کیونکہ اس وقت ربوہ جہاں آباد ہے وہ مقام ایسے سنگلاخ تھا اس جگہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے نہ کوئی درخت تھا نہ گھاس۔ اس جگہ کو آباد کرنے کے لئے بڑے بڑے لوگ اور خود حکومت بھی کوشش کرتے کرتے تھک گئے۔ لیکن آباد نہ کر سکے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اللہ تعالےٰ سے اشارہ پاکر اُسے آباد کیا۔ جو کہ آجکل بہت خوشنما شہر بن چکا ہے۔ اس سے آپ لوگوں کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ کس قدر تعلق ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ جس مشن کو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو دے کر دنیا میں مبعوث فرمایا تھا آج اُسی مشن کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ دن رات کوشش فرما رہے ہیں۔ لیکن میں خود دیکھ آیا ہوں کہ اس وقت بیماری کی وجہ سے حضور کی صحت بہت گر گئی ہے۔ آپ لوگ ہر نماز میں دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت کاملہ کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ اس کے بعد فرمایا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا میں مذہب کے علاوہ دوسری کوئی چیز امن قائم نہیں کر سکتی۔ جس طرح ہڈی پسلی کے بغیر انسان کا جسم قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح مذہب کے بغیر امن بھی نہیں ہو سکتا۔ اسی لامذہبیت کی وجہ سے آج یورپ میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اب ہم لوگوں کو چاہیئے کہ ہم کثرت کے ساتھ تبلیغ کرکے لوگوں کو احمدیت میں داخل کریں۔ تا دنیا میں جلد امن قائم ہو۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ اسی روز دن کے چار بجے آپ یہاں سے رخصت ہو گئے۔ ہمارے نومسلم بھائی جتنے دن یہاں ٹھہرے لوگ جوق در جوق ان کے ساتھ ملنے کے لئے آتے رہے۔ بعض ہندو بھی ان کو دیکھنے کے لئے آتے۔

یہاں اس بات کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ ہمارے نومسلم بھائی نے انگریزی میں تقریر فرمائی۔ اور جناب مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ ساتھ ساتھ اڑیہ میں ترجمہ کرکے احباب کو مستفید فرماتے رہے۔

خاکسار رحمت خان
مبلغ جماعت احمدیہ مقیم
کیرنگ، ضلع پوری
(اڑیسہ)

تین احمدی بزرگوں کا سفرِ حج

(بقیہ صفحہ ۵ ،کالم اول)

حج ادا کرنے کی نصیحت کی اور یہ تینوں بمبئی بندرگاہ سے سات گھنٹوں میں بحیرۂ عرب طے کرکے عازم مکہ ہو گئے۔ حاجیوں کا وہ گروہ فرمس کی بمبئی کے کوچہ و بازار میں نمائش ہوتی ہے یہ تینوں اس سے خالی تھے۔ یہ تو ایک ہی حلقے سے آراستہ تھے۔ جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہنایا ہے یعنی حلقۂ ایمان و اعمال۔ مگر اس حلقے کی سیح و سج ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔ میں نے سید محی الدین احمد صاحب کے حالات میں جو باتیں لکھی ہیں یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ ان کے ساتھ مخصوص ہیں۔ نہیں۔ بلکہ مکرم بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور اور ان کی اہلیہ محترمہ بھی اس میں شریک ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دونوں تعلقات کی بنا پر پہلا علم تفصیلی ہے اور دوسرا اجمالی۔

مورخہ ۲۲ مئی کو میں نے صاحبو صدیق مسافرخانے میں مکرم بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب سے ملاقات کی۔ دیکھا کہ انہوں نے جدہ۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے سفر سے متعلق بہت سی قیمتی معلومات حاصل کی ہیں۔ میں نے ان میں سے بعض کو سید محی الدین احمد صاحب کے لئے نوٹ کر لیں۔ ان میں احمدی حجاج کے لئے ایک بڑی کار آمد بات "صالح عبدالصمد" کا پتہ ہے۔ یہ مکہ کے ایک معلم ہیں۔ احمدی حجاج عموماً انہیں کو اپنا معلم بناتے ہیں۔ یہ احمدیوں کے بارے میں ہمدردی اور بہت سے پیچیدہ امور میں ان سے مدد ملتی ہے۔ ان کے وکیل جو جدہ میں بھی رہتے ہیں۔ ان کا نام "صالح بسیونی" ہے۔ ہندوستان کے وہ علاقے جہاں سے معلم حکومت سعودی عرب میں رجسٹرڈ نہیں۔ وہاں کے احمدی حجاج "صالح عبدالصمد" کو اپنا معلم بنا سکتے ہیں۔

حج تو یوں بھی ایک بڑی نیکی ہے۔ لیکن اس عہد میں جب ترقی پسند اور آزاد خیالوں کا ایک طبقہ فلسفۂ حج کو مجرد رسم قرار دے رہا ہے۔ دوہرے ثواب کا موجب ہے۔ ہم اپنے ان حاجیوں کے لئے دعا گو رہتے ہیں خدا انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ صعوبت سفر میں ان کا نگہبان ہو۔ اور افلاس و عقیدت کا یہ ہدیہ۔ یعنی احرام۔ طواف۔ سعی اور رمی جمار کی صورت میں پیش کر رہے ہیں قبول ہو۔

جماعت احمدیہ ہندوستان کے لئے ان تینوں کا ہدیہ سال رواں ۱۹۶۰ء کی بے نظیر یادگاروں میں سے ہے یہ کہہ کر جماعت احمدیہ کو ہدف ملامت بناتا ہے کہ یہ حج نہیں کرتی۔ انہیں عدل و انصاف سے اس رپورٹ کو مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ار جولائی ۱۹۵۹ء کے "صدق جدید" میں ایک شخص عبداللہ پروبڑا نے بھی اسی قسم کا ایک مراسلہ شائع کرایا تھا کیا یہ صحیح نہیں کہ اب بہت سے لوگ جماعت احمدیہ کے بزرگوں کا یہ عملی نمونہ دیکھ کر "عبداللہ پروبڑا" کی غلط بیانی پر سچ بچ رو پڑیں گے؟

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات پر کامیاب جلسے

(۱)

بمبئی

۲۹ر مئی بروز اتوار جماعت احمدیہ بمبئی نے یوم خلافت منایا۔ بعد نماز مغرب اکثر احباب جماعت احمدیہ مسلم مشن بمبئی میں جمع ہوئے۔ اس جلسے کی صدارت خاکسار کے سپرد کی گئی۔

مکرم تقدیر احمد خان صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

مکرم پی عبدالرزاق صاحب صدر جماعت احمدیہ نے نظم پڑھی

اس کے بعد منشی ظفر الاسلام صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "محمود کی آمین" پڑھ کر سنائی بعد عنوان خلافت پر تقریر بھی کی۔ آپ نے تقریر میں خاص طور پر لاہوری پارٹی سے متعلق اپنے ذاتی تجربات اور مشاہدات بیان کئے

آخری باری میری تھی۔ میں نے اپنی تقریر میں اہمیت خلافت پر روشنی ڈالی میں نے اپنی تقریر میں حقیقت خلافت۔ تاریخ خلافت پر روشنی ڈالی۔ رات کے ساڑھے نو بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

جلسہ کا خاتمہ دعا پر ہوا۔ حاضرین میں اپنے احمدی احباب کے علاوہ ایک عیسائی اور ایک غیر احمدی مسلمان بھی تھے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جماعت میں یہی جوش و خروش باقی رکھے۔ اور نیک نمونہ دکھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار رشید اللہ مبلغ بمبئی ۳۰ ۵/۵۹

کینا نور

یوم خلافت بتاریخ ۲۷ر مئی کو منایا گیا بسلسلہ جلسہ خاکسار کی زیر صدارت انجمن احمدیہ ہال بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ جناب کنجی محمد صاحب کی تلاوت کے ساتھ کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض بتائی۔ اس کے بعد پہلی تقریر خلافت کی ضرورت پر غلام مرتضیٰ ای خالد نے کی۔ تقریر آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ بعد اس کے خلافت کی برکات پر ابن عبدالرحیم صاحب مدیر "السنیہ الحق" نے اور تنظیم کی برکات پر ... سی محمود صاحب نے تقریر کی ... دی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے جماعت کے موجودہ امام کی شخصیت کے متعلق تقریر کی۔ جو معلومات سے پر تھی۔ اور پون گھنٹہ تک جاری رہی خاتمہ پر خاکسار نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت کے لئے دعا کرتے رہنے کی جماعت سے استدعا کی۔

اس کے بعد ساڑھے ۹ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار ابن ماہد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کینانور (کیرالہ)

امروہہ

مورخہ ۲۷ر مئی کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب ضمیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ امروہہ کی طرف سے جلسہ یوم خلافت پورے اہتمام سے منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم کے بعد صدر جلسہ نے خلافت کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی۔ دوسرے نمبر پر مکرم ننھے میاں صاحب نے بتایا کہ خلافت ایک بڑی نعمت ہے۔ اس سے وابستگی کے ساتھ بے شمار جماعتی برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جو بھی مسلمانوں نے اس نعمت سے کنارہ کشی کی۔ وہ ان برکتوں سے بھی محروم ہو گئے اب اللہ تعالےٰ نے احمدیہ جماعت کو اس سے نوازا ہے۔ اس لئے جماعت کو اس کی قدر کرنا چاہیئے۔

تیسرے نمبر پر خاکسار نے نظام خلافت کے عنوان پر ایک تفصیلی تقریر کی۔ اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور ساتھ ہی دیگر نظام ہائے سیاست کا مقابلہ بھی مختصر رنگ میں پیش کیا۔ اور خلافت ثانیہ کے سنہری کارناموں کا ذکر کیا۔

خاکسار منظور احمد مبلغ امروہہ

باڑی پورہ (کشمیر)

مورخہ ۲۷ر مئی کو بعد نماز جمعہ خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ۱۹۵۶ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر خلافت اسلامیہ کے بارہ میں پڑھ کر سنائی۔ اور نظام خلافت سے وابستہ رہنے کی برکات پر روشنی ڈالی۔ دوسرے نمبر پر منشی نصیر الدین صاحب سی کن میک اپ ... نے خلافت کی برکت پر تقریر کرتے ہوئے خلافت کو ایک بڑی نعمت قرار دیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں غیر مبایعین کی ناکامیوں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے کارناموں اور کامیابیوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور بتایا کہ یہ سب کچھ تائید الٰہی کا نتیجہ تھا۔ تیسری تقریر مولوی عبدالرحیم صاحب نے کی جس میں آپ نے خلیفہ کی اطاعت پر زور دیتے ہوئے اسے قومی ترقی کا سرچشمہ قرار دیا۔ اور کہا کہ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کامل اطاعت ہی سے ہماری کامیابی وابستہ ہے اور ہمارے عمل بھی تب ہی اچھے ہونگے جب خلافت سے تعلق رہے۔ اس وقت جو دنیا کے کناروں تک اسلام کی تبلیغ کی مہم جاری ہے۔ اور جہاں جہاں احمدیت کے پودے نظر آتے ہیں۔ یہ سب خلافت حقہ کی برکت ہے۔

خاکسار حکیم میر غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باڑی پورہ (کشمیر)

یادگیر

مورخہ ۲۷ر مئی بروز جمعہ بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم نعمت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ نے جماعت کا وہ عہد جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء کے موقعہ پر احباب جماعت سے لیا تھا۔ دہرایا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ نے احباب جماعت کو خلافت سے وابستہ رہنے کی پرزور تلقین کی۔ اور آپ نے مختلف مثالیں دے کر بتایا کہ خلافت سے ہٹ کر دنیا میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

آپ کے بعد مکرم رفعت اللہ صاحب غوری نے تقریر کی۔ آنمکرم نے سورۃ نور کی آیت ... سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالےٰ مومنوں سے وعدہ کرتا ہے کہ میں تم میں خلیفہ بناتا رہوں گا۔ جیسے کہ موسوی سلسلہ میں خلیفہ بناتا رہا ہوں۔ آپ نے بتایا کہ رسالت کی برکات خلافت سے ہی حاصل ہوتی ہیں کیونکہ خلیفہ نبی کے جاری کردہ کام کی تکمیل کرتا ہے۔

بعد ازاں مکرم بشیر احمد صاحب ... نے تقریر کی۔ آپ نے قرآن آیت وجعلنا للمتقین اماما کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ آپ نے مختلف سیاسی مثالیں دے کر اس بات کو واضح کیا کہ دنیا میں کئی تحریکیں امن کے قیام کے لئے اٹھیں اور وہیں کی وہیں دھری رہ گئیں۔ آپ کے بعد منصور احمد صاحب فضل نے برکات خلافت کے متعلق اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھ کر سنایا

آخر میں مولوی فیض احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر نے تقریر کی۔ آپ نے برکات خلافت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت راشدہ کیا ہے اور اس کی کیا خصوصیات ہیں۔ آپ نے خلافت راشدہ کی چار خصوصیات بتائیں۔ اور واضح کیا کہ ہماری جماعت خلافت کی برکت سے ہی دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام بڑے زور سے پر کر رہی ہے۔ اور قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اسی طرح جماعت کو خلافت کے قائم رکھنے اور اس سے وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔

تقریر کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار بشیر الدین احمد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر

رائچور

جماعت احمدیہ رائچور کا جلسہ یوم خلافت ۲۷ر مئی کو کامیابی سے منعقد ہوا۔ الحمدللہ جلسہ بعد نماز مغرب ساڑھے ۷ بجے شروع ہوا۔ اور نو بجے شب ختم ہوا۔

(۱) تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی۔ جس میں واضح کیا گیا کہ سلسلہ خلافت کوئی نیا نہیں قدیم سے چلا آرہا ہے۔ خلافت نہ ہونے کی صورت میں نقصانات بتائے۔ خلافت سے وابستگی کے فوائد بتاتے ہوئے بتایا کہ احمدیہ جماعت ... کے کناروں تک اسلام کے پھیلانے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اسی طرح ۱۹۴۷ء کی ہجرت کے بعد جماعت کو پھر ایک جگہ جمع کرنے اور ان کے لئے ایک نیا مرکز کی توفیق خلافت کے ذریعہ سے ملی۔ دوسری تقریر مکرم محمد یوسف صاحب ... کی ہوئی جنہوں نے اس جلسہ کی صدارت بھی فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیت استخلاف سے ثابت کیا کہ خدائی ارشاد کے مطابق خلافت کا ہونا ضروری ہے۔ اور خلافت کے فوائد بیان کرتے ہوئے ... واضح کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی خلیفہ ہوئے تو اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت تھی۔ اور خلافت کے بعد اسلام ... کی۔ چنانچہ ... .

. . . .

. . . . چنانچہ خلافت کی برکات ... بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (باقی ... پر)

اڑلیسہ کی احمدیہ جماعتوں میں ایک تبلیغی و تربیتی دورہ

مورخہ ۲۱ اپریل کو ہمارا ایک وفد ضلع نعبکانال کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر روانہ ہوا۔ کنچی پارہ میں ہماری ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ ہمارا یہ وفد وہاں پہنچا۔ وہاں کے دوستوں نے عاجز کی متواتر تحریک پر تقریباً دو ماہ کے عرصہ میں اپنے ذاتی کام چھوڑ کر عبادت الٰہی کی غرض سے ایک بارونق مسجد تعمیر کر لی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔ کنچی پارہ میں کثیر تعداد میں غیر احمدی ہیں مگر ان کی کوئی مسجد نہیں۔ گاؤں کے معزز غیر احمدیوں کو بلا کر باقاعدہ پیغام احمدیت پہنچایا گیا نیز تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا۔ وہاں تقریباً ایک سال سے کئی لوگ زیر تبلیغ اور احمدیت کے بالکل قریب ہیں۔ زیر تبلیغ افراد کے سلسلہ میں داخلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ۲۴ر کو عزیزم عبدالرحیم کے ہمراہ بذریعہ سائیکل "دھینکانال" شہر میں پیغام احمدیت پہنچانے کی غرض سے روانہ ہوا۔ یہاں کے بعض لوگوں سے ملاقات کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ بالخصوص وہاں کے امام مسجد سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ انہیں مطالعہ کے لئے سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔ خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو صحیح رنگ میں خدمت دین کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی تاکید کی۔ خاکسار اور مکرم مولوی محمد فرقان علی صاحب صدر جماعت احمدیہ بیکال جو کہ وفد کے ہمراہ تھے اور مقامی جماعت کے دوسرے دوستوں کے ساتھ مشورہ کر کے اندرپور میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ گاؤں کے نمبردار اور پنچایت کے ممبران کی کوشش سے کثرت کے ساتھ لوگ جلسہ میں شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد جلسہ کی کارروائی زیر صدارت جناب شنکر پردھان شروع ہوئی۔ مکرم جناب منشی محمد کریم علی صاحب دلہرہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ جناب مولوی محمد فرقان علی صاحب صدر جماعت احمدیہ بیکال نے موجودہ دور میں کسی مصلح کی ضرورت کے موضوع پہ تقریر کی۔ آپ نے بہت سے ہندو شاستروں سے شلوک پڑھ کر سمجھایا۔ سامعین سن کر حیرت میں رہ گئے کہ مقرر نے ایک مسلمان ہو کر ہمارے شاستروں کا اس قدر مطالعہ کیا ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے انسان کی پیدائش کی غرض پر تقریباً ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ اور حاضرین مجلس کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف توجہ کریں اور کرشن جی مہاراج اور رامچندر جی کے نقش قدم پر چلیں اور انکی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کریں۔ نیز عاجز نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت سوائے مذہب اسلام کے تمام مذاہب مردہ ہو چکے ہیں۔ اور اسلام ہی ایک مذہب ہے جو کہ خدا تعالیٰ تک پہنچا سکتا ہے۔ بہرحال جلسہ ختم ہونے کے بعد کئی لوگوں نے چند سوالات کئے جن کا خدا کے فضل سے معقول جواب دیا گیا۔ گاؤں کے معززین نے ہمیں پان اور ناشتہ وغیرہ کھلایا۔ آخر میں ھانجو گاؤں کے پریذیڈنٹ اور نمبردار نیز دیگر ممبران کا شکریہ ادا کیا۔ دوسرے روز کنچی پارہ کے چند معززین سے بھی تبادلہ خیالات کیا اور اس گاؤں کے نمبردار صاحب اور ان کے بھائیوں نے دعوت کی۔ جس کا کرم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کھانے کے قبل اور بعد بھی مذہبی امور کے بارہ میں گفتگو ہوتی رہی۔

ہمارا یہ وفد کنچی پارہ سے مورخہ ... اپریل کو بنگال نگر یا دالیس ہوا۔

مورخہ ۷ر مئی کو ہمارا تبلیغی وفد جماعت احمدیہ ارکھ پٹنہ الاگرہ کو روانہ ہوا۔ ارکھ پٹنہ میں جتنے مسلمان ہیں ان میں صرف ایک شخص کے سوا سارے کے سارے خدا کے فضل سے احمدیت کے نور سے منور ہو چکے ہیں۔ مقامی جماعت کے صدر اور دیگر دوستوں کے مشورہ سے ارکھ پٹنہ میں جلسہ عام کا انتظام کیا گیا۔ ایک معزز ہندو وکیل مکرم پر بہیرداس کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ مکرم مولوی محمد فرقان علی صاحب نے انبیاء کی بعثت کی غرض پہ ایک دلچسپ تقریر کی۔ آپ نے ہندو شاستروں سے یہ ثابت کیا کہ ہر مذہب میں خدا تعالیٰ کے اوتار آئے اور انہوں نے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے سرزمین قادیان میں مبعوث کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے "اسلام ایک زندہ مذہب ہے" کے موضوع پہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ عاجز کی تقریر کے بعد صدر صاحب کی اجازت سے بہت سے لوگوں نے مسئلہ تناسخ اور ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں سوالات کئے۔ خدا کے فضل سے خاکسار اور مکرم مولوی محمد فرقان علی صاحب نے جوابات دیئے۔ آخر میں صدر جلسہ مکرم وکیل صاحب نے ہمارا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ بار بار آ کر ہمیں بیدار کریں واقعی ہم لوگ اپنے اوتاروں کی تعلیم سے بالکل بے خبر ہیں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ اس تبادلہ خیالات سے ہمارے شکوک و شبہات دور ہو سکتے ہیں۔ آخر میں جماعت کی طرف سے مکرم مولوی محمد فرقان علی صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ خاکسار جماعت احمدیہ ارکھ پٹنہ کے صدر مکرم نعمت خان صاحب اور دیگر دوستوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ ہمارا یہ وفد خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ واپس ہوا۔

خاکسار:-

سید فضل عمر کٹکی

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر کامیاب جلسے (بقیہ صفحہ ۷)

ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں اسلام اور احمدیت کو کس قدر نمایاں ترقی ہوئی اور ہو رہی ہے۔ یہ زمانہ بالکل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے زمانہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بات کو بھی بالوضاحت بیان کیا کہ اسلام کے پہلے دور میں خلافت سے کمزوری کے بعد کس طرح اسلام اور مسلمانوں کو تنزل و ادبار کا منہ دیکھنا پڑا۔ الغرض پونے ۹ بجے شب بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ جس میں علاوہ جماعت احمدیہ کے بعض غیر احمدی اصحاب بھی شامل ہوئے۔ الحمد للہ

خاکسار احمد حسین درویش حال رائچور

کیرنگ

مرکزی ہدایت کے مطابق یہاں مورخہ ۲۷/۵/۶۰ کو یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد جناب انیس الرحمن خان نے تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ لوگوں کی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ نبی مبعوث فرماتا رہا ہے۔ نبیوں کے گزر جانے کے بعد جو لوگ ان کے جانشین مقرر ہوتے ہیں انہیں کو خلیفہ کہتے ہیں ان سے منسلک ہوئے بغیر انسان روحانی ترقی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے لئے بھی ایک موعود خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ جن کے متعلق حضرت رسول کریم صلعم۔ حضرت مسیح موعودؑ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضٰ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آج اس موعود خلیفہ کی نگرانی میں اسلام و احمدیت کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بڑھ چڑھ کر تحریک جدید میں حصہ لیں جو اس تبلیغ کا خاص ذریعہ ہے۔ ان کے بعد جناب منشی ضیاء الدین خان صاحب نے بیان کیا کہ نبیوں کے گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے لائے ہوئے دین کو خلافت کے ذریعہ ترقی عطا فرماتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوطی سے قائم رکھیں۔ اس کے بعد آپ نے موقعہ اور محل کے مطابق تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات بیان کر کے اس پر عمل کرنے کی تحریک کی۔ ان کے بعد جناب مولوی شیخ طاہر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے بیان کیا کہ خلافت کیا تعلق رکھتی ہے کس طرح اللہ تعالیٰ انعامات اور برکات سے نوازتا ہے اور خلافت سے علیحدگی اختیار کرنے پر کیا کیا نقصانات ہوتے ہیں۔ ... تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ آج کے دن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضٰ کو خلافت کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ اسی کی یاد میں آج یہ دن منایا جا رہا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط بنائیں۔ اور اپنے بچوں کو وصیت کر جائیں کہ وہ کبھی خلافت سے اپنے آپکو علیحدہ نہ کریں۔

بالآخر خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ وہ دین کی تجدید کے لئے قیامت تک خلیفے مقرر فرماتا رہے گا۔ جو لوگ ان کے منکر ہوں گے وہی نقصان اٹھانے والے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ہمارے زمانہ میں لوگوں کی اصلاح کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے گزر جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مولوی نورالدین صاحب رضٰ کو پہلا خلیفہ مقرر فرمایا۔ اس وقت بعض لوگ ویسے ہی نکل آئے جو چاہتے تھے کہ خلافت قائم نہ رہے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضٰ کے رعب کی وجہ سے کچھ نہ کر سکے۔ لیکن جب ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے انتخاب کے بعد حضور کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تو کچھ لوگ علیحدہ ہو کر لاہور چلے گئے جو لاہوری پارٹی کے نام سے موسوم ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی زیر نگرانی جماعت دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتی گئی مگر وہ پارٹی ہنوز ... کی طرح جوں کی توں ہے۔ ... خلافت ... ہمیں چاہیئے کہ ... ہمیشہ اپنے آپکو خلافت کیساتھ ...

چٹھیا کی ایک شام

اور

مسئلہ وفاتِ مسیح میں احمدیت کی فتحِ تام

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم پانچی

(۲)

"مبشرات" والی حدیث کے بھی یہی معنے ہیں کہ نبوت میں سے اب صرف "مبشرات" والی نبوت باقی ہے۔ یعنی صرف کثرت مکالمہ ومخاطبہ والی اور قرآن کریم سے ثابت ہے کہ نبی بشیر ونذیر ہوتا ہے اور العاقب کے معنے لکھے ہیں الذی یخلف فی الخیر من قبلہ یعنی عاقب وہ ہوتا ہے جو کسی اچھی بات میں اپنے سے پہلے کا قائم مقام ہو۔ نیز الذی لیس بعدہ نبی کے اوپر بین السطور لکھا ہے۔ ھذا قول الزھری۔ یعنی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے بلکہ زہری کا قول ہے۔

(شمائل ترمذی مجتبائی مطبوعہ ۱۳۴۲ھ)

باقی رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا سوال سو اس کے متعلق صرف اسی قدر بتا دینا کافی ہوگا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

واذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک
(آل عمران)

اس آیت کریمہ میں متوفیک رافعک سے پہلے آیا ہے اور متوفیک کے معنے اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں ممیتک کے کئے گئے ہیں یعنی قرآن کریم کی آیت اور اس پر بخاری شریف کا استشہاد اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور فوت ہونے کے بعد ان کا رفع ہوا ہے۔

مولانا عبدالعزیز صاحب۔ حضرات! آپ نے سن لیا کہ خاتم النبیین کے کیا معنے کئے گئے ہیں۔ یعنی نبی آ بھی سکتا ہے اور نہیں بھی آ سکتا۔ یہ کیا بات ہوئی یہ تو ایسا ہی ہے کہ کوئی کہے کہ عبدالعزیز مر گیا ہے پر زندہ بھی ہے اور تقریر بھی کر رہا ہے۔ یہ عجیب فلسفہ ہے جو سمجھ میں نہیں آ سکتا کہ نبی آ بھی سکتا ہے اور نہیں بھی آ سکتا اور مبلغ صاحب نے جو یہ بتایا ہے کہ الذی لیس بعدہ نبی زہری کا قول ہے سو یہ بات غلط ہے۔ اس کے بعد مشکوٰۃ میں سے انہوں نے وہ حدیث دکھائی اور بتایا کہ اس کے بین السطور تو کچھ نہیں لکھا ہے۔

خاکسار نے اسی وقت جواب دیا کہ میں نے شمائل ترمذی کا حوالہ دیا تھا جو صحیح ہے۔

ہم نے کہا تھا کہ مبلغ صاحب قرآن کریم کی کوئی ایسی آیت پیش کریں جس میں موعود نبوت کا اجراء پایا جائے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے۔ من یطع اللہ والی آیت میں تو بتایا گیا ہے کہ یہ درجے جنت میں ملیں گے نہ کہ اس دنیا میں؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک آسمان سے آئیں گے اور ہم سب مسلمانوں کا اس پر ایمان ہے۔ لیکن وہ تو اب امتی ہوں گے امتی! انہوں نے دعا کی تھی کہ مجھے امت محمدیہ میں داخل کرنا۔ نبی تو وہ پہلے سے ہیں اور جب دوبارہ آئیں گے تو امتی بھی ہوں گے اور اس طرح وہ "امتی نبی" ہوں گے

مبلغ صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن شریف کی آیت کے یہ معنے ہیں کہ محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ محمد رسول اللہ کے متعدد بیٹے تھے ایک کا نام ابراہیم تھا دوسرے کا قاسم وغیرہ۔ تو کیا قرآن کریم میں نعوذ باللہ جھوٹ لکھا ہوا ہے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی جو تشریح مبلغ صاحب نے پیش کی ہے اس کے متعلق میں سردست کچھ نہیں کہہ سکتا اور نہ کچھ کہوں گا۔ پھر بھی موقعہ ملے گا تو کچھ کہوں گا (حالانکہ تقریروں کے شروع ہونے سے پہلے یہ بات طے پا چکی تھی کہ موضوع بحث وفات مسیح اور ختم نبوت ہوگا)

خاکسار۔ حضرات! آپ نے دیکھ لیا کہ مولانا نے مسئلہ وفات مسیح میں کھلے الفاظ میں معنی خیز سکوت اختیار کرنے کا اقرار کر لیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور علماء مصر بھی اب وفات مسیح پر فتوے دے چکے ہیں۔ لہٰذا اب عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نبوت کے متعلق بھی مولانا نے واضح اقرار کر لیا ہے کہ امتی نبی خاتم النبیین کے بعد آ سکتا ہے۔ اور خاکسار نے بھی قرآن کریم کی آیات سے ثابت کیا تھا کہ امتی نبی آ سکتا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا دعوے بھی امتی نبی ہونے کا ہے۔

ع
وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

مولانا کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں لفظ رجال استعمال ہوا ہے جس کا مفرد رجل اور معنے "مرد" ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شک نرینہ اولاد تھی۔ لیکن وہ سب حضورؐ کے عین حیات میں بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھی۔ اس لئے ان پر رجل یا رجال کے الفاظ استعمال نہیں ہو سکتے بلکہ عربی زبان میں "لڑکے" کے لئے "صبی" کا لفظ استعمال ہوتا ہے پس نہ قرآن مجید میں جھوٹ لکھا ہے اور نہ حدیث شریف میں بلکہ مولانا خود ہی غلطی خوردہ ہیں۔ پھر جب یہی کہنا پڑے گا کہ ع

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

من یطع اللہ والی آیت کے متعلق عرض ہے کہ منعم علیہ گروہ جنت میں جائے گا ہی لیکن آیت کریمہ میں جنت کے الفاظ تک موجود نہیں ہیں جن سے ان چاروں انعامات کی تخصیص صرف جنت تک محدود کر دی جائے

دوسرے۔ چار انعامات کا آیت زیر بحث میں ایک ہی جگہ ذکر ہے لیکن مولانا صدیق، شہید اور صالح کے متعلق تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسی دنیا میں انعامات ملتے ہیں۔ اور النبیین کا لفظ صریح بھی وہیں موجود ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ نبوت کا انعام بھی امت محمدیہ میں مل سکتا ہے۔ سچ ہے ع

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

پیارے کہا بیٹا! اور دوستو!

حقیقت یہ ہے کہ خدا کا سچا مسیح اور مہدی ظاہر ہو چکا ہے اور اس کی قائم کردہ مقدس جماعت آج زمین کے کناروں تک پھیل کر تمام دنیا کو اسلام میں داخل کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اور وہ ایک ہی وجود ہے یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ لا المھدی الا عیسیٰ۔ اور اس کی صداقت کے لئے آسمان پر بھی نشان دکھایا گیا جو آج سے چودہ سو سال قبل بڑی تحدی کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض الخ یعنی میرے مہدی کے دو ایسے نشان ہیں کہ جب سے زمین و آسمان بنا ہے کبھی کسی مامور کے زمانہ میں پورے نہیں ہوئے۔ یعنی تیرھویں تاریخ چاند کو اور اٹھائیسویں تاریخ سورج کو گرہن ہوگا۔ اور رمضان شریف کا مہینہ ہوگا۔ یہ نشان بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ۱۸۹۴ء میں ایک اور ایک دو کی طرح پورا ہو گیا۔ اور [illegible] ہزارہا نشانات اللہ [illegible] صداقت کے لئے [illegible] بھی ظاہر فرمائے۔ لیکن افسوس کہ بدقسمتی سے اکثر لوگ اب بھی خدا کے مقدس مسیح کا انکار کر رہے ہیں یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

مولانا عبدالعزیز صاحب! اب میں آپ لوگوں کا قیمتی وقت زیادہ نہیں لوں گا۔ میں نے بہت پختہ دلائل دیئے لیکن یہ توڑتے گئے۔ حضرت امام رازیؒ نے ایک دہریہ کے سامنے خدا تعالیٰ کی ہستی کے تین صد ساٹھ دلائل پیش کئے لیکن وہ دہریہ ایک ایک دلیل کو توڑتا چلا گیا۔ آخر میں امام رازی نے کہا کہ جا میں بغیر دلیل کے خدا کو مانتا ہوں! پس ہم بھی کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب [illegible] ہم بھی بغیر دلیل کے اسلام کو مانتے ہیں۔ اب مجلس برخاست ہوتی ہے۔ اب کسی قسم کا مزید تبادلہ خیالات نہیں ہوگا۔ قادیانی لوگ کافر و مرتد ہوتے ہیں ان کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا بالکل ناجائز و حرام ہے (حالانکہ خود ہی خاکسار کے ساتھ وہ ہمکلام تھے گویا مولانا سمجھ بیٹھے کہ اتنی بڑی مجلس میں عوام اور ناجائز کام کر رہے تھے جو ہم سے مخاطب تھے۔ ناقل) اور ہمارے نزدیک ان لوگوں کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں

اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ ہم آخر میں صرف اسی قدر عرض کریں گے کہ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین یعنی اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔ اصل بات یہ ہے کہ مولانا عجیب تذبذب میں مبتلا تھے کہ کیا کہیں کدھر کی چوٹ بچائیں کدھر کی چوٹ — بالآخر بزرگان سلسلہ و مرکزی …
قادیان اور احباب کرام سے دردمندانہ درخواست و دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے "چٹھیا" میں ایک مخلص اور تقویٰ شعار جماعت قائم فرمائے جو احمدیت کا ایک تازہ نشان ثابت ہو۔ آمین۔ …

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیماری اور جماعت کی ذمہ داری

(بقیہ صفحہ ۲)

کیونکہ وہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے جانشین ہیں ریہ حضرت مسیح موعود کے الفاظ ہیں) ان کے سب کام انتہائی بیدار مغزی اور تقویٰ اور محنت اور جانفشانی اور انصاف اور للّٰہیت پر مبنی ہونے چاہئیں اور انہیں دوسروں کے لئے بہترین نمونہ بننا چاہیئے۔ ان میں ایک طرف محبت اور شفقت اور اخوت کا زبردست جذبہ موجود ہو اور دوسری طرف جرأت کی نگرانی اور حسب موقعہ اصلاحی قدم اٹھانے میں بھی غفلت نہ برتی جائے۔ کیونکہ اچھا انتظام انہی دو اصولوں کے درمیان پروان چڑھا کرتا ہے پس اب جبکہ ہمارا امام بیمار ہے۔ اور ہم ایک عرصہ سے ان کے خطبات اور کلمات اور تحریکات اور تفصیلی نگرانی سے عملاً محروم ہیں۔ ہمارے لئے پُرسوز دعاؤں کے علاوہ اس کمی کو پورا کرنے کا یہی واحد ذریعہ ہے کہ ہم اوپر کے بیان شدہ چار طریقوں کو اختیار کرکے خدائی نصرت کے طالب ہوں اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ خلیفۂ وقت کی بیماری نے ہمارے دلوں میں ذمہ داری کا احساس کم نہیں کیا بلکہ بڑھا دیا ہے اور ہم نے اسی وجہ سے اپنی کوششوں میں سستی نہیں پیدا ہونے دی بلکہ اپنے قدم کو تیز سے تیز تر کرکے اس فرض کو پورا کیا ہے جو خدا نے خوش نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ دیکھو اس وقت امام بیمار ہے ماں لگو اس کی دعا اور اس کی روحانی توجہ ہمارے ساتھ ہے۔ مگر پھر بھی ہم ظاہری صورت میں اس کی نگرانی اور اس کی روزمرہ کی ہدایات سے بڑی حد تک محروم ہیں۔ پس نیک اور سعید الفطرت بچوں کی طرح جو باپ کی بیماری میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہو جایا کرتے ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو زیادہ فرض شناسی سے ادا کرتے ہیں تم بھی اپنے کندھوں کو باہم پیوست کر لو اور اپنی کمروں کو کس لو اور اپنے قدموں کو تیز کر دو۔ تم حضرت خاتم النبیین افضل الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی امت اور حضرت مسیح محمدی کی جماعت ہو۔ جن کے متعلق خدا نے قرآن میں اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ کے الفاظ فرمائے ہیں پس ایسا عمل دکھاؤ اور دین کے رستے میں ایسی خدمت اور ایسی قربانی اور ایسی فدائیت کا نمونہ پیش کرو کہ دنیا کے اسود و احمر تمہاری طرف بے اختیار کھچے آئیں۔ اور آسمان کے فرشتے تم پر رحمتیں بھیجیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک روحیں تم پر خوش ہوں اور خدائے ذوالمجد والعلیٰ تمہیں اپنے انوار اور برکات سے ڈھانک لے آمین یا ارحم الراحمین و اٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

خاکسار راقم آثم اور دوستوں کی دعا کا طالب
مرزا بشیر احمد۔ ربوہ
۳۱ مئی ۱۹۶۱ء

خوشگوار زندگی

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب قیصر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

چار چیزیں ہوں تو، تو ہے زندگی میں کامراں
اپنی منزل کی طرف بڑھتا رہیگا بے گماں

موجزن ہو تیرے دل میں یادِ حق کا ولولہ
علم و حکمت کا فروزاں ہو ترے دل میں دیا

فکرِ روزی سے ہو گر محفوظ تیری آبرو
اِک شریکِ زندگی ہو نیک سیرت خوبرو

حاملِ ہستی ہے پھر تو، پھر جہاں آرا ہے تو
یعنی سورج چاند ثابت اور سیارا ہے تو

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں اور اپنا پتہ خوشخط فرمایا کریں تاکہ تعمیل جلد ہو سکے (مینیجر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اجتماعی دُعا

ہر ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب پورے التزام کے ساتھ تمام مقامی خدام اور انصار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے اجتماعی دعاؤں کے لئے احمدیہ جوبلی ہال میں نماز عشاء ادا کرتے اور اسی جگہ رات کو قیام کرکے صبح تہجد میں بھی اجتماعی دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہمارے محبوب و مقدس امام کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد صادق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد دکن

مجلس وقفِ جدید قادیان کی کارگذاری کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ۱۹۵۸ء میں ہندوستان میں وقفِ جدید کے ماتحت کام شروع کیا گیا تھا۔ ابتداً صرف ایک معلم ضلع گورداسپور کے لئے رکھا گیا تھا کیونکہ بجٹ میں اسی قدر گنجائش تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تقرر سے قادیان کے ماحول میں اچھا تبلیغی اثر ہوا علاوہ مقدس مرکز کے ماحول کے اچھا ہونے کے متعدد بیعتیں بھی ہوئیں فالحمد للہ۔

علاوہ ازیں احباب کو اس سکیم کے ماتحت حصہ لینے کی تحریک کی جاتی رہی ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ احباب نے اس طرف توجہ کرنی شروع کر دی۔ چنانچہ ۱۹۵۹ء میں وقفِ جدید کے بجٹ عملہ وسائر میں مبلغ /۲۳۰۰ روپیہ کے قریب جمع ہو گیا جس کے مطابق ایک معلم آندھرا پردیش میں اور دو معلم علاقہ جموں میں مقرر کئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کام ہوتا رہا اور ہو رہا ہے۔

گذشتہ سال بفضلہ تعالیٰ ۷۰ افراد بذریعہ معلمین وقفِ جدید بیعت کرکے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے اور دیہاتی تعلیم و تربیت کا کام اس کے علاوہ ہوتا رہا ہے ایک ٹاؤن سکول کھولا گیا۔ جس میں قریباً ۵۰ طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جن کی تعلیمی حالت بھی تسلی بخش ہے اور سینکڑوں افراد زیرِ تبلیغ ہیں اور بعض علاقوں کا دورہ بھی کرایا گیا ہے

اس سال ۱۹۶۱ء میں معلمین کی تعداد ۹ ہے۔ مرکزی دفتر میں علاوہ آنریری عہدیداران کے دفتر میں جزوی وقت کے ۲ تنخواہ دار کارکن رکھے گئے ہیں۔ اور جماعتوں میں وقفِ جدید کے متعلق تحریکات بھجوائی گئی ہیں اور اعلانات اخبارات میں کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ احباب جماعت نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس بابرکت تحریک میں نہایت اخلاص اور جوش سے حصہ لیکر اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دیا ہے امید ہے کہ اگر احباب اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ اس تحریک کو بہت کامیاب فرمائے گا اور یہ بابرکت تحریک اور احمدیت کی ترقی کا ایک بڑا ذریعہ بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

اعلان منسوخی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ ۲۰-۵-۶۱ میں بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ کر دی ہیں۔ اب تو اُن وصیت کی رو سے ان سے کسی قسم کا چندہ نہیں لیا جائے گا۔

۱۔ مسلم خاتون صاحبہ بھاگل پور موصیہ ۵۶۷۵ (ان کی درخواست پر)
۲۔ محمد عبد الحلیم صاحب دیودرگ موصی ۱۳۱۴۳
۳۔ محمد اکبر خان صاحب کسم بیٹ " ۹۲۶۶ (راچنا)
۴۔ آر۔ اے حق صاحب کویا کالی کٹ ۱۳۱۹۳
۵۔ شیخ مکرم علی صاحب بنگال موصی ۷۶۴۸
۶۔ محمد مظفر علی صاحب " " ۷۶۴۹

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تحریک درویش فنڈ

قادیان کو آباد رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ خواہ دنیا کے کسی گوشہ میں رہتا ہو۔ مگر وہ احباب جو ہندوستان میں آباد ہیں۔ اس جہت سے کہ یہ مقدس مقام ان کے اپنے ملک میں واقع ہے۔ ان کی ذمہ داریاں اور بڑھ جاتی ہیں۔ پس ہندوستان میں رہنے والے احباب کا فرض ہے کہ قادیان کی آبادی کے پیش نظر ان درویش بھائیوں کی دلجمعی کا پورا پورا خیال رکھیں۔ اور انہیں کم از کم مالی تنگی کی وجہ سے ذہنی کوفتوں اور پریشانیوں سے دوچار ہونے دیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ اس مقدس فریضہ میں سست ہو جائیں۔

چندوں میں اضافہ آمد کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خاص ارشاد کے پیش نظر موجودہ مالی سال میں درویش فنڈ کی تحریک کو از سر نو تازہ کرتے ہوئے اس میں مبلغ بیس ہزار روپے کا بجٹ آمد رکھا گیا۔ اس توقع اور امید کے ساتھ کہ احباب جماعت مالی قربانیوں کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے مرکزی آواز پر لبیک کہیں گے۔ اور لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کے علاوہ درویش فنڈ کی تحریک میں بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر متوقع اضافہ آمد کی رقم کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اور اپنے پیارے امام کی خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں گے۔

اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے وعدوں کے فارم جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان امراء و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ درویش فنڈ کی تحریک تمام دوستوں تک پہنچا کر اور ان کے وعدے حاصل کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں اور کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے۔ جو اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے والا نہ ہو۔

ناظر بیت المال قادیان

ادائیگی بقایاجات کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا

ایک ضروری ارشاد!

سنہ ۱۹۵۹-۶۰ء کا مالی سال ۳۰ر اپریل کو ختم ہو چکا ہے۔ اور یکم مئی سے نیا سال شروع ہوا ہے۔ گذشتہ مالی سال کے آخر تک جملہ جماعتوں کی وصولی اور اُن کے ذمہ بقایا کی پوزیشن سے جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو اطلاع بھجواتے ہوئے اس کی ادائیگی کے لئے تحریک ارسال کی جا چکی ہے۔ ادائیگی بقایاجات کے متعلق حضور فرماتے ہیں:-

"میں اُن دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقایا جلد ادا کریں . . . . . . وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں . . . . . یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔"

ضرورت اس امر کی ہے کہ حضور کے مندرجہ ارشاد کے پیش نظر احباب جماعت اپنی ذاتی اور خاندانی مشکلات کے مقابل پر سلسلہ کی مشکلات کو مقدم رکھتے ہوئے ایثار و قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور اپنے ذمہ بقایا چندہ جات کی رقوم کو جلد از جلد ادا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔

بعض جماعتوں کے ذمہ بقایا کی کثیر رقوم واجب الادا ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ ابھی سے اپنے موجودہ چندوں کے ساتھ ساتھ بقایا کو ادا کرنا شروع کر دیں۔ تاکہ آخر مالی سال تک اُن کے چندوں کا تمام حساب صاف ہو سکے۔ جملہ امراء، صدر صاحبان اور مبلغین سلسلہ سے اس بارہ میں خاص کوشش اور تعاون کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کو اپنے فضل سے فرض شناسی کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا میرے لڑکے حافظ محمد یوسف صاحب مبلغ نائیجیریا کیلئے نیز مبلغین کرام کی کامیابی اور صحت کیلئے نیز ہندوستان کے احمدی بھائیوں کی ساری مرادیں پوری ہونے اور حضور انور کو اور مرزا مبارک احمد صاحب کو مکمل صحت ہونے کیلئے سب صحابہ درویشوں اور بزرگوں سے درخواست دعا ہے۔ تابعدار محمد ابراہیم خلیل السوکلہ وقف جدید - ربوہ -

---

آہ غلام محمد صاحب نیا یک نمبردار آسنور

گذشتہ دو برسوں سے جماعت احمدیہ سے جن مخلص ہستیوں کی وفات کا صدمہ سہنا پڑا ان میں ایک مرحوم غلام محمد صاحب نیا یک بھی ہیں۔ آپ کی وفات گذشتہ ماہ ہوئی۔ مرحوم موضع آسنور کشمیر کے ایک معزز خاندان کے چشم و چراغ تھے تقریباً ۷۵ سال کی عمر تھی۔ احمدیت کے ایک مخلص سرگرم پیدائشی رکن تھے۔ ہر جماعتی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور بہی خواہ عوام تھے۔ بحیثیت نمبردار بڑے کامیاب خوش خلق اور ہمدرد وجود تھے۔ جماعت میں سیکرٹری امور عامہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے کہ مختصر سی علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک بڑا کنبہ چھوڑ گئے۔ جن کی کفالت آپ کے ذمہ تھی۔ انہیں میں مرحوم کے ننھے بچے بھی ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار نور احمد مولوی فاضل سکنہ کوریل کشمیر

ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق محاسبہ کی ضرورت

پیشتر ازیں متعدد بار احباب جماعت کو زکوٰۃ کی اہمیت اور فریضہ کے متعلق توجہ دلائی جاتی رہی ہے کہ زکوٰۃ اسلام کا لازمی اور ضروری رکن ہے۔ اور جو شخص باوجود صاحب نصاب ہونے کے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے [illegible] کے نزدیک اسی طرح قابل مواخذہ ہے۔ جیسا کہ تارک نماز۔ [illegible] جو صاحب اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کر کے اسے پاک کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں [illegible] مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔

یہ بات بھی مستحضر رکھنے کے قابل ہے۔ کہ سلسلہ کی طرف سے عائد کردہ کوئی اور لازمی یا طوعی چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ زکوٰۃ ایک الگ فریضہ ہے۔ جس کے لئے نیت کی شرط ضروری ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب کشتی نوح میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"اے وہ تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت میں شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہو وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔"

سالانہ متوقع آمد زکوٰۃ کے مدنظر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ہندوستان کے مختلف قابل امداد یتمیٰ۔ بیوگان اور بے سہارا طلباء کی امداد و وظائف کے اخراجات کا بجٹ منظور کیا ہوا ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے مطابق اگر جماعتوں کے صاحب نصاب احباب اپنے ذمہ واجب زکوٰۃ کی جملہ رقوم مرکز قادیان میں بھجواتے رہیں۔ تو مرکزی اخراجات زکوٰۃ میں مشکل پیدا نہیں ہو سکتی لیکن ایسی اطلاعات متواتر موصول ہوتی رہتی ہیں کہ بہت سے احباب جماعت باوجود صاحب نصاب ہونے کے ادائیگی زکوٰۃ میں غفلت برتتے ہیں۔ اور پھر کئی ایک ایسے دوست بھی ہیں جو یہ اصرار کرتے ہیں کہ زکوٰۃ مقامی طور پر خرچ کریں۔

ہذا تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ زکوٰۃ کے متعلق اپنے اپنے حلقوں میں شرعی مسئلہ کی وضاحت کریں اور جملہ احباب کو اسبات کی تحریک کریں کہ وہ اپنا اپنا جائزہ لیں اور اس اہم فرض کی طرف متوجہ ہوں تا جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو باوجود صاحب نصاب ہونے کے زکوٰۃ کی ادائیگی سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام احباب کو صحیح رنگ میں فرض شناسی کی توفیق بخشے۔ اور اپنے بیشمار فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔ ناظر بیت المال قادیان

خبریں

نئی دہلی ۶ رجون آج بھارت کے مختلف مقامات پر عید الاضحےٰ احترام اور جوش و خروش سے منائی گئی۔ دہلی۔ سری نگر، بمبئی اور کلکتہ کی مساجد میں بھاری اجتماع تھا۔ دہلی میں جامع مسجد میں نماز عید میں تمام ممالک کے سفیر بھی شامل ہوئے۔

پونا ۶ رجون۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل شام یہاں ایک پبلک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے واقعات بے لطف منا کر رہے ہیں۔ ہندوستان سائنس اور ٹیکنالوجی کی زیادہ سے زیادہ مدد سے اپنی ترقی کی رفتار کو تیز کرے۔ یہ ترقی ہم ایک منظم پلاننگ کے ذریعہ ہی کر سکتے ہیں۔ میں ان لوگوں سے اتفاق نہیں کرتا۔ جو کہ پلاننگ کو ترک کرنا چاہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ امریکہ جیسے ایک امیر اور خوشحال ملک کے لئے پلاننگ کی ضرورت نہ ہو۔ لیکن ایشیا اور افریقہ کے دوسرے ممالک کے لئے پلاننگ ہی ایک ایسا راستہ ہے جس کے ذریعہ ہم ملک کے ذرائع سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور ہر پہلو میں ترقی کر سکتے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے دنیا کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سربراہوں کی کانفرنس کی ناکامی نے دنیا کے ماحول کو مکدر کر دیا ہے۔ ترکی میں میرے دورہ کے صرف دو روز بعد وہاں ایک انقلاب آیا اور فوجی حکومت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے بارہ سال میں ایشیا اور افریقہ کے ممالک میں زبردست تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ہم ایک انقلابی دنیا میں رہتے ہیں جو کہ بڑی تیز رفتاری سے تبدیل ہو رہی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں زبردست ترقی ہونے سے انسان کی طاقت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور وہ اس طاقت کو اچھے یا بُرے مقاصد کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ ہندوستان کو بھی اپنی نجات کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی کا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ پنڈت نہرو نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ ہندوستان کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے کتنے ٹرینڈ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور میں محسوس کرتا ہوں کہ ہندوستان کی ۴۰ کروڑ کی آبادی ہے۔ ۸ کروڑ اشخاص تعلیم و تدریس میں مصروف ہونی چاہیئے۔ اس وقت ملک میں صرف ساڑھے چار کروڑ اشخاص تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

پونا ۶ رجون۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ایک بار پھر یہ اعلان کیا ہے۔ کہ بھارت تمام ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی پالیسی پر قائم رہے گا۔ شری نہرو نے کل آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی میٹنگ میں خارجہ امور پر تقریر کی تھی۔ اس کی تفاصیل مظہر ہیں کہ شری نہرو نے عالمی مسائل کو پُر امن طریقے سے حل کرنے پر زور دیا خصوصی میں امریکہ کا جاسوس جہاز جانے اور وہاں اُسے مار گرائے جانے کے جو نتائج نکلے ان سے بڑی خطرناک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اب اسے مزید پیچیدہ نہ بنایا جائے جب پیرس میں کانفرنس کی ناکامی کا اعلان ہوا تو میں مصر میں تھا۔ افریقی رہنماؤں نے اس سلسلہ میں میرا ردعمل دریافت کیا۔ میں نے اس موقعہ پر صرف اتنا ہی کہا کہ میں اس صورت حالات سے بہت ناخوش ہوں۔ خطرناک نتائج کے تصور سے میرا دل بہت پریشان تھا۔ اور میں نے محسوس کیا کہ مجھے کسی قدر تحمل سے کام لینا چاہیئے۔ میں نے صدر ناصر کے ساتھ اس معاملہ پر بات چیت کی تھی اور ایک مشترکہ اعلان جاری کیا تھا۔ جس میں کسی کی مذمت نہیں کی گئی تھی۔ ہم نے کہا تھا۔ کہ اختلافات کو ایک دوسرے کی مذمت کرنے سے تقویت نہیں ملے گی۔ ہمارے مشترکہ بیان میں یہ اپیل کی گئی تھی کہ صورت حال کو مزید بدتر ہونے سے بچایا جائے دو جاسوس ہوائی جہازوں کی اُڑان پر جذبات اتنے بھڑک اُٹھے تھے کہ معمولی سے معمولی واقعہ بھی جنگ کا باعث بن سکتا تھا۔ بلکہ اب بھی بن سکتا ہے۔

پونا ۶ رجون۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل یہاں آل انڈیا کانگرس کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ الجیریا کے باشندوں نے سیاسی آزادی کے لئے بھاری قربانیاں دی ہیں۔ ایک کروڑ ۱۰ لاکھ اشخاص میں سے دس لاکھ اشخاص جنگ آزادی میں شہید ہو چکے ہیں۔

پونا ۶ رجون مدھیہ پردیش کے ہوم منسٹر ڈاکٹر کے این کاٹجو نے آج انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر رستم جی کے اس بیان کی تائید کی کہ اخبار یہ وزبا بھادرے کے مشن نے ڈاکوؤں کو ہیرو بنا دیا ہے۔ اور جرائم میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کاٹجو نے اخباری نمائندے کو بتایا کہ حالات نے جو رُخ اختیار کر لیا ہے مجھے اس پر حیرانی ہے میں نے سروودے لیڈر کے اس خیال کی تائید کی تھی کہ ڈاکوؤں سے ہتھیار ڈالنے کی اپیل کی جائے۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ انہیں ہیرو بنا دیا جائے گا۔ ڈاکٹر کاٹجو نے مزید کہا کہ انسپکٹر جنرل رستم جی نے بیان دینے سے پہلے مجھ سے مشورہ نہیں کیا کیونکہ میں پونا گیا ہوا تھا۔ انہوں نے یہ بیان اس احساس کے ساتھ دیا ہو گا کہ حالات زیادہ خراب ہو رہے ہیں۔ کچھ بھی ہو انسپکٹر جنرل کو اپنے افسروں کے حوصلہ بلند رکھنا ہے۔ انہوں نے آچاریہ وزبا بھاوے کے مشن کے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔ وہ بالکل درست ہے

نیو یارک ۶ رجون۔ نیو یارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ ماسکو سے جو سفارتی اطلاعات ملی ہیں۔ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشچیف کریملن میں اقتدار کے لئے سخت جدوجہد میں مصروف ہیں مسٹر خروشچیف نے حال ہی میں جو سخت بیانات دیئے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ کریملن میں لیڈرشپ کا کرائسس بہت گہرا ہو گیا ہے۔ اس رسہ کشی میں سٹالن کے حامی لیڈر مسٹر سسلوف مرکزی رول ادا کر رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنا اثر و رسوخ اس حد تک پہنچا دیا ہے کہ بوقت ضرورت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی پریذیڈیم میں اکثریت حاصل کر سکتے ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ مرکزی کمیٹی کے بعض مواقع پر مسٹر سسلوف اپنے نظریہ کے حق میں اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

چنڈی گڑھ ۶ رجون۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ پنجاب سرکار نے امرتسر کے اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس شری خوش بخت رائے کے قتل کے سلسلہ میں ملزم کی گرفتاری کے لئے ملزم کے متعلق ایسی اطلاع دینے والے کے لئے جس سے کہ اس کی گرفتاری ہو سکے پانچ ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان کیا ہے۔ شری خوش بخت رائے کو ۴ رجون کی رات کو گورو رام داس سرائے کے نزدیک گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اور بعد میں جس قاتل دربار صاحب کی طرف بھاگ گیا تھا۔

نئی دہلی ۶ رجون۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے بعد آج واپس پہنچ گئے ہیں۔ پونا سے روانگی کے وقت گورنر مہاراشٹر شری سری پرکاش۔ وزیر اعظم مسٹر چوان، دوسرے وزراء، معززین نے آپ کو الوداع کہا۔

قادیان میں کانگریس کا عظیم الشان جلسہ

قادیان ۳ رمئی گذشتہ شب منڈل کانگریس قادیان کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ جلسہ میں شری پنڈت موہن لال وزیر تعلیم پنجاب۔ چودھری رنبیر سنگھ ممبر پارلیمنٹ۔ پنڈت گورکھ ناتھ ایم۔ ایل۔ اے صدر کانگرس گورداسپور۔ شری خیراتی لال سرمن۔ شری بانکے لال سیٹھ صدر منڈل کانگرس قادیان اور سردار سنتوکھ سنگھ سیکرٹری ضلع کانگرس نے تقریریں کیں۔ مقررین نے ماسٹر تارا سنگھ اور اکالی پارٹی کے پنجابی صوبہ کو ملک اور عوام کے مفاد کے منافی قرار دیا۔ ہندو سکھ ایکتا کے سلسلہ میں گورو صاحبان کے وقت کی مثالیں اور ان کی بانی کے حوالہ جات دیئے۔ نیز بتایا کہ صوبہ کی بھاری اکثریت عوام کیروں وزارت کے ساتھ ہیں۔ کیروں صاحب آہنی انسان ہیں۔ اور وہ ہر فرقہ دارانہ تحریک کو دبانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ جلسہ میں ہندو سکھ اور مسلمان بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔